

امت پر تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو ہر وقت نماز پر وضو کے ساتھ مسواک دینا فرض کرتے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنا ستر درجہ بہتر ہے بغیر مسواک کی نماز کے۔ بڑا روحانی فائدہ یہ ہے کہ ان شخصوں کو موت کے وقت کلمہ یاد آئے گا اور ایمان کے ساتھ خاتمہ ہوگا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ المسواک مطهرة للفم ومرصاة للرب۔ یعنی مسواک کرنے والا منہ کو صاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا ہے۔ پھر آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے بڑھکر دوسری کونسی چیز ہے۔ رَزَقْنَا سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ وَايَاتُكُمْ.

مسواک کے لئے بہترین لکڑی ہیلو کی جڑ ہے جو ہمارے ملک میں عام جام ہے یا ببول یا نیم کی شنی یا کسی اچھی ذائقہ والے درخت کی شنی ہو۔ جس قدر ہو سکے تازہ مسواک استعمال کرنا چاہئے تو بہتر ہے۔ ببول کے درخت کا مسواک دانتوں کو مضبوط اور نیم کا کیرٹوں کو ختم کرنے والا ہے۔ مگر خبردار! برش ہرگز استعمال نہ کریں۔ اس میں کوئی فائدہ نہیں، فقط فیشن ہے اور نئی روشنی کا اندھافن۔

مسواک کرتے وقت کوشش کر کے دانتوں کو اندر اور باہر سے گھمائیں۔ زبان اور تالوں کو بھی مسلنا چاہئے تاکہ سارا منہ اندر اور باہر سے صاف ہو جائے۔ حلق سے ہگ ہگ کی آواز نکلے، پیٹ سے گٹار نکلے اور آنکھوں سے گرم گرم آنسو نکل آئیں، ناک سے پانی بہ نکلے، تو پھر ہی آپ کو مسواک کا پورا فائدہ حاصل ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہونٹوں کے پاس سے دو تین مرتبہ مسواک پھیرا کر خوش ہو جائیں کہ ہم نے مسواک دی۔

اگر گاہے گاہے کڑوے تیل سے یا کالی مرچ کوٹی ہوئی ملا کر مسواک کریں تو دانتوں کی بیماری کے لئے مفید ہوگا۔ اگر مسوڑوں سے گندگی آتی ہو تو

پھولی ہوئی پھینکی اور کچھ کافور ملا کر دانتوں کو لگائیں اور مسوڑوں پر بھی چھریں
تو جلد فائدہ ہوگا۔ نیم کے سوکھے پتے کوٹ چنان کر منہ میں ڈالیں تو بھی اچھا
ہے۔

دوسرے علاج طب کے کتابوں سے، ہر ایک بیماری کے لئے دھونڈھ
کر نکالیں۔ خلال کرنا یعنی کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں بھنسنے ہوئے غذا کے
اجزاء کھود کر، کھرچ کر نکالنا اور جڑیں صاف کرنا بھی دانتوں کی صحت کے
لئے ضروری ہے۔ ورنہ غذا کے اجزا مسوڑوں میں رہ جائیں گے جو خود خراب
بدبودار ہو کر دانتوں کو خراب کریں گے۔ خلال کے لئے چاندی اور پیتل کے
کھر چنے بنائے جاتے ہیں وہ خراب میں وہ استعمال نہ کریں۔ ہستر ہے کہ نیم
کی باریک تیلی سے دانتوں کو صاف کریں، یا کوئی دوسری لکڑی نرم ہو، مثلاً
ماچس کی تیلی یا کوئی تنکا جو پاک صاف ہو وہ استعمال کریں۔ نشاستہ دار مشائی
کھانا، خصوصاً چبانے والی چیزیں، مثلاً گوند والی ریوڑیاں، کالی مشائی یا سوکھے
انجیر اور چھوڑے کھانا، دانتوں کے لئے مضر ہیں۔ (۲) سخت چیزیں دانتوں
سے توڑنا، مثلاً بادام کی کھالیں یا سوپاری یا بیر کو زور دیکر دانتوں سے توڑ کر
کھانا، دانتوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ صحت کے محافظ کو ان سے پرہیز کرنا
چاہئے۔ تمباکو دار یا چونیدار پان سارا دن منہ میں ڈال کر کھاتے رہنا، دانتوں
اور مسوڑوں کی جڑیں نکالنے والے ہیں۔ خیر ایک دو پان، منہ میں صفائی کی
خاطر یا ہانصہ کی خاطر کھالیا جائے تو کوئی مذاکتہ نہیں۔

سرمایہ حیات کی حفاظت

جس طرح فرداً فرداً شخصی بتا کے لئے طعام اور غذا کی ضرورت ہے،
اس طرح بنی نوع بشر کی قومی بتا کے لئے توالد اور تناسل کی ضرورت ہے۔

جس طرح شخصی بتا کے لئے قدرت نے انسانوں اور حیوانوں میں بھوک کا احساس پیدا کیا ہے، اسی طرح نسلی بتا کے لئے بھی احساس پیدا کیا ہے۔ جس طرح اس بھوک میں اعتدال رکھنا ضروری ہے، تاکہ بدن صحیح سالم اور تندرست اور قوی رہے۔ اسی طرح اس میں بھی اعتدال رکھنا ضروری بلکہ اشد ضروری ہے، تاکہ قومی بتا کے لئے صحیح سالم تندرست اور طاقتور نسل پیدا ہو۔ اگر بیج کمزور ہوگا تو زمین بھی خراب اور کمزور رہے گی، تو سہل بھی ضرور کمزور، خراب ثمر پیدا ہوگا۔ اُس میں نقصان فقط اس کا ذاتی ہے۔ اس میں خود کا بھی نقصان تو آئندہ نسل کا بھی نقصان، اس کا ضرر متعدی ہے، اس لئے اس میں احتیاط رکھنا اشد ضروری ہے۔ بے اعتدالی کی معنی ہے "کثرت مباشرت" یعنی خواہشات نفسیانی کی متابعت کر کے خواجواہ اپنی صحت کا سرمایہ اور جسمانی قوتوں کا خزانہ صنایع کرنا۔ آپ کو معلوم ہے یہ جوہر حیات کس قدر قیمتی چیز ہے اور بے باخزانہ ہے۔ کچھ حکما کا کہنا ہے کہ سو لقمہ طعام سے ایک قطرہ خون کا بنتا ہے اور سو قطرہ خون سے ایک قطرہ سرمایہ حیات کا پیدا ہوتا ہے۔

عربی میں مقولہ ہے۔ **هُوَ نُورٌ عَيْنِيكَ وَمُخٌّ سَاقِيكَ وَقُوَّةٌ يَدِيكَ وَرَجْلِيكَ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ** یعنی سرمایہ حیات آپ کی آنکھوں کا نور ہے۔ گودے کا مغز ہے، ہاتھ پاؤں کی طاقت ہے، آگے تمہاری مرضی ہے چاہیں تو اس کی حفاظت کریں یا اسے بے فائدہ صنایع کریں۔

حفظ صحت اور سرمایہ حیات کی حفاظت کے لئے بو علی سینا کا یہ مقولہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہے:

إِجْعَلْ طَعَامَكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً
وَاحِدًا طَعَامًا قَبْلَ هَضْمِ طَعَامٍ

وَاحْفَظْ مَنِيَّكَ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنَّهُ مَاءُ الْحَيَاتِ يُصَبُّ فِي الْأَرْحَامِ

یعنی طعام دن میں ایک مرتبہ کھائیں اور ہضم ہونے سے پہلے ہرگز نہ کھائیں، اپنے سرمایہ حیات کی خوب حفاظت کر کیونکہ یہ پانی حیات کا پانی ہے۔ جو بیوی کے پیٹ میں ایک نئی زندگی بننے کا سبب بنتا ہے۔

سرمایہ حیات کا صنایع بے اختیار بیماریوں کے سبب بھی ہوتا ہے۔ جس کو جریان یا احتلام کہا جاتا ہے۔ اس کے بھی ایسے ہی خراب نتائج نکلتے ہیں، جیسے کثرت جماع کے۔ مثلاً آنکھوں پر اندھیرا اچھا جانا، سر میں چکر، دل کا دھڑکنا، تھوڑے بڑے کام کرنے سے یا چلنے پھرنے سے سانس کا پھول جانا، چہرہ زرد ہو جانا، اشتہا کم، شہوت معدوم آخر میں زیا بطیس، دکھشی اور دق جیسی مہلک بیماریوں میں گرفتار ہو کر خلاص ہو جانا۔ یہ موذی بیماری بھی آجکل عام ہے، اس لئے ان سے لئے کچھ آسان اور مجرب نسخے لکھ رہے ہیں، حکیموں کی محتاجی کے بغیر اپنا علاج خود کیجئے:

(۱) اسپگول کی بوسی لیکر ہم وزن شکر میں ملا کر رکھیں۔ ہر روز صبح و شام دودھ یا پانی کے ساتھ پھکیں، یہ قبض اور بواسیر کے لئے بھی مفید ہے۔

(۲) ببول کا گوند گیہ میں مدبر کریں، الہی دانے بھی ڈالیں، پھر وہیں کرہم وزن شکر میں ملا کر رکھیں، اس میں سے ایک پھکی دودھ کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں متوی اور معقل ہے۔

(۳) برگ کا دودھ، دو تین قطرہ، پتاشہ یا شکر میں ڈال کر صبح سویرے استعمال کریں، ہر روز ایک ایک قطرہ بڑھا کر بیس قطرہ تک پہنچیں اور پھر ہٹاتے ہٹاتے چالیس دن کے بعد چھوڑ دیں۔ متوی باہ و معقل دافع رقت و جریان ہے۔ اگر ہر روز تازہ دودھ دستیاب نہیں ہو سکتا تو ایک ہی دن اچھا خاصا

نکال کر شکر میں ملا کر رکھیں، پھر وہ شکر بتدرج مناسب ہر روز استعمال کریں۔
 (۴) بیول کا گوند، بیول کے پتے، بیول کے پھول اور بیول کے پلڑے، چاروں اجزاء ہم وزن لیکر پیس کر شکر اور گیہ میں ملا کر رکھیں، اس میں سے پھنکی دودھ کے ساتھ کھائیں یہ مسلسل البول اور دست بند کرنے کے لئے مفید ہے۔

(۵) یہ مرکب نسخہ متوی باہ، مغلظ، دافع رقت و جریان و احتلام مجرب ہے اور گرم مزاج نوجوانوں کے لئے بھی مجرب ہے۔ نسخہ یہ ہے: موصلی سفید، بھن سفید، ثعلب پنجدار، تودری سرخ، تال لکھنا، بیول کا گوند، اسپول کی بھوسی، مصطکی رومی، دانہ الہچی۔ یہ سب چیزیں ہم وزن پیس کر، چمان کر، ان سب کو ہم وزن شکر یا مصری میں ملا کر رکھیں، صبح اور شام دودھ کے ساتھ ایک ایک پھنکی کھائیں، پھانکیں، ایک مہینہ یا چالیس دن استعمال کریں گے تو حیرت انگیز فوائد نظر آئیں گے۔ یہ کم خرچ بالانشین نسخہ ہے۔ کھاتے وقت یہ خیال ضرور رکھیں کہ ایک دم بڑی پھنکی منہ میں نہ ڈالیں کیونکہ ننگے میں تکلیف ہوگی۔ تھوڑی تھوڑی منہ میں ڈال کر دودھ کے ساتھ نگیں۔

(۶) کشتہ چاندی، کشتہ فولاد، کشتہ قلعی، کشتہ سرب (شیصے کا کشتہ) ان بیماریوں میں مفید اور بے ضرر دوائیں ہیں۔ باقی دوسرے کشتے زہر ہیں، بغیر مشورہ حکیم حاذق کے ہرگز استعمال نہ کریں۔ قلب کا ضعف ہو تو کشتہ نقرہ، جگر کا ضعف ہو، بدن میں خون کم ہو تو کشتہ فولاد، اگر یہ شباب میں جلن یا پر میل ہو تو کشتہ قلعی، اگر زیا بطیس ہو شیصے کا کشتہ، ملائی میں یا مکھن میں یا شد میں یا دہی میں (جو چیز آپ کی طبیعت کے موافق ہو) ملا کر کھائیں۔

(۷) اگر اور کچھ نہیں کر سکتے تو ایک مٹھی چنے کی (بھنے ہوئے) شام کے وقت کشمش یا ریوڑیوں کے ساتھ کھائیں، آپ کو احتلام نہیں ہوگا۔

ورزش: اس کو عربی میں ریاضت کہتے ہیں۔ حکماء کا کہنا ہے کہ ریاضت حفظ صحت کے لئے سب چیزوں سے افضل ہے جو انسان حفظ صحت کے لئے استعمال کرے گا، وہ سب سے زیادہ سود مند رہے گا۔ کیونکہ ریاضت اعضاء کو قوت بخش مہے اور جو خراب فیصلے بدن میں باقی رہتے ہیں انہیں تحلیل کرتی ہے۔ حرارت غزیری کو قوت بخشتی ہے۔ ہضم کو درست کرنے میں مدد دہتی ہے۔ معدہ یا آنتوں میں غذا کے جو باقی اجزاء رہ گئے ہوں گے، انہیں اعضاء میں پہنچاتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ جو محنت اور ریاضت کرنے والے لوگ ہیں، انہیں ہر قسم کی قوت اور طاقت زیادہ ہوتی ہے اور بیماریاں بھی ان کے نزدیک کم جاتی ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو روکھی سوکھی اور خراب غذاؤں سے باسی طعام اور روٹیوں سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے۔

جالینوس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے ریاضت اور محنت تحلیل فضول اور استمراغ حلط کے واسطے زیادہ افضل اور نفع بخش ہے۔ بمقابلہ دوسری استمراغ اور مسهل دواؤں کے۔ کیونکہ دوسرے استمراغ اور مسهل دوائیں بدن کو ضعیف کرتی ہیں اور گوشت کو گھسائی میں، مگر ریاضت بغیر ضرر پہنچانے کسی عضوہ کے فضول اجزا کو تحلیل کر دیتی ہے۔ ریاضت سب اعضاء کو، معدہ کو، جگر کو، پھیپھڑوں کو طاقت بخشتی ہے اور انہیں اپنے کام پر آمادہ کرتی ہے۔ دیکھئے جو لوگ محنت کرتے ہیں، سانس بڑے بڑے اور تیز تیز اٹھاتے ہیں، پھیپھڑوں کو تازہ ہوا اور زیادہ مندر میں پہنچتی ہے۔ دل کو حرکت قوی ہوتی ہے، پیسے آنے سے بدن کے سب ظلے کھل جاتے ہیں اور خراب فیصلے عنونت والے نکل جاتے ہیں، خون صاف ہو جاتا ہے اور خون کا دورہ بدن میں درست ہو جاتا ہے۔

مطلب یہ کہ حکماء متقدمین و متاخرین یونانی خواہ یورپی سب اس بات پر متفق ہیں کہ ریاضت کرنا صحت کے لئے ضروری اور بدن میں طاقت پیدا کرنے کے لئے دواؤں سے زیادہ بہتر ہے۔ فی الحقیقت زندگی یا حیاتی نام ہے حرکت کا یعنی بننے پھرنے اور کام کرنے کا، جو شخص غیر متحرک ہے وہ مردہ ہے۔ نہ دین کا ہے نہ دنیا کا، نہ اپنے لئے کام کا ہے اور نہ ہی دوسروں کے کام کا۔ وہ شخص زندہ در گور ہے۔ اس کی لاش زمین کے اندر ہونا بہتر ہے۔

شرف مرد بچود است و کرامت بچود

ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ وجود

یعنی مرد کا شرف سخا سے ہے اور اس کی عزت بھدوں سے ہے۔ جس شخص میں یہ دونوں چیزیں (خوبیاں) نہیں ہیں، ان کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے۔

طبی قانون کے مطابق ریاضت صحت کے لئے مفید وہ ہے جس سے بدن گرم ہو، بڑے اور تیز تیز سانس لیے جائیں، بدن سے پسینہ نکلے، پھر ریاضت (ورزش) بند کرے۔ زیادہ اپنے آپ کو تکلیف نہ دے اور آرام کرے۔ کچھ ریاضتیں عام ہیں جن سے سارا بدن اور سب اعضاء متحرک ہوتے ہیں، جیسے کہ دوڑنا، پیدل چلنا، گھوڑے سواری کرنا، پانی میں تیرنا وغیرہ وغیرہ۔ کچھ ریاضتیں خاص خاص اعضاء کے لئے ہوتی ہیں، مثلاً موٹر کار چلانے سے ہاتھوں کی ورزش ہوتی ہے۔ سائیکل چلانے سے ٹانگوں کی ورزش ہوتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ ایک اصول صحت پر چلنے کے لئے پتہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ آپ کے پتوں کی بچت ہے۔ بغیر خرچ کے صحت جیسی نعمت اور بے بہا دولت حاصل کر سکتے ہیں، برخلاف اس کے بیماری خریدنے کے لئے ایک بڑی دولت خرچ کرنے کی ضرورت ہے اور پھر علاج معالجہ کے

لئے اس سے بھی زیادہ دولت خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ سادا کھائیں گے، پیئیں گے، ورزش اور محنت کریں گے تو آپ کا بدن قوی اور تندرست رہے گا۔ پیسے بھی آپ کے خرچ نہیں ہوں گے، اگر مکلف طعام کھائیں گے، بیضہ اور مرغ استعمال کریں گے، کولنڈ اور فیبرنی نوش جان فرمائیں گے، محنت اور ورزش نہیں کریں گے، بنگلہ سے ایک پاؤں نکال کر دوسرا موٹر کار میں رکھیں گے، چائے اور سگریٹ کی رات دن دھوم ہوگی، بتائیے آپ کا روز کا خرچ کتنا ہوگا؟ قرضوں میں گرفتار اور مرضوں کا شکار کون ہوگا؟

غریب شخص محنت مزدوری کر کے تنگ ہار کر گھر میں باجمہرے کی روٹی اور لسی کا پیالہ پیکر کسی درخت کے سایہ کے نیچے زمین پر خوش خواب میں سو کر مزے سے آرام کرے گا، سو آپ کے سالن پلاء کھانے سے شربت، روح افزا پینے سے بنگلہ کی بند کثیف، ہوا میں سونے سے بہتر ہے کہ نہیں؟ یہ تو پھر بھی عام رواجی مذہب باتیں (میں نے کی) ہیں، پر جو لوگ ناجائز، ناروا بد اعمالیوں میں گرفتار ہوتے ہیں، اپنی صحت اور دولت برباد کرتے ہیں، ان کی حالت تو اور بھی زیادہ ابتر اور افسوسناک منظر پیش کرتی ہے، جس کا یہاں ہم بیان نہیں کر سکتے۔

اس کتاب میں ہم پہلے لکھ کر آئے ہیں کہ غموں اور تفکرات کو اکثر لوگ خرید لیتے ہیں۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں، مگر یہ حقیقت ہے غم خرید کرنے کے علاوہ بیماری اور تفکرات یہ دونوں خانہ خراب اہرام اور ملزوم ہیں۔ مگر انسان (اپنے حال اور مال سے غافل انسان) کا بڑا دشمن ایک نفس، دوسرا شیطان و رغلا کر سب کچھ کراتا ہے اور وہ کام ان کو (شیطان) مسح و کھاتا ہے، مگر مسح یا غیر مسح کا فیصلہ پہلے ہی شریعت کے علماء کرام نے اور عقل مند

حکیموں نے کر دیا ہے۔ ان کی رائے صحیح اور فیصلہ معتبر ہے۔ آپ کی نظر میں اور آپ کا فیصلہ ان بزرگوں کے مقابلے میں غیر صحیح اور غیر معتبر ہے۔

ورزش لوگوں کی مختلف حالات اور طبیعت کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ ایک شخص کے لئے دس کوس پیادل چلنا معمولی چیز ہے اور دوسرے کے لئے دو کوس بھی بڑی معیبت ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ سارا دن کام کریں گے تو بھی پرواہ نہیں ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں کہ دو گھنٹے کام کرنا ان کے لئے بہت بڑی بات ہے۔ ہر ایک کو اپنی طبیعت اور حال کے موافق کام کرنا چاہئے۔

بیماروں اور بوڑھوں کو یا امیروں کو غریبوں جیسا یا جوان اور تندرست لوگوں جیسی محنت اور ریاضت نہیں کرنی چاہئے۔ بیمار شخص اپنے بستر پر لیٹے لیٹے بھی ورزش کر سکتا ہے۔ بستر پر کروٹ بدلتے رہنا، اپنے بازو زور سے اوپر نیچے کرنا، ٹانگوں کو تیزی سے لمبا کرنا اور سکڑانا، ان کے لئے ورزش ہے۔ گھر میں ورزش کرنے اور بیماروں کے لئے آسان طریقے ورزش کرنے کے اردو زبان میں تصویروں کے ساتھ چھپی ہوئی کتابوں اور رسالوں میں ملتے ہیں، مگر آپ اپنے عقل سے اپنے حال کے موافق ترکیبیں ایجاد کر سکتے ہیں۔ خواہ تمنا ہو ان (کتابوں) کی تقلید کرنا ضروری نہیں ہے۔ عورتوں کے لئے سینا پرونا، کھانا پکانا، چکی چلانا، چرخہ چلانا، گھاس کاٹنا اور باریک کرنا عام رواجی کام تھے۔ مردوں کے لئے ہل چلانا، عمدہ گھوڑوں کی سواری اور عمدہ اونٹوں پر چڑھنا امیر آدمیوں کے لئے صحت بخش اور طاقت افزا ورزشیں تھیں، مگر اس جدید دور ترقی میں مشینوں کی ایجادات نے یہ سب صحت افزا اور بے خرچ ورزشیں ختم کر دی ہیں۔ اب تو سارے کام مشینوں سے ہوتے ہیں اور اس پر پیسے خرچ کئے جاتے ہیں۔ (اس سے) پتہ بھی برباد تو صحت بھی برباد، ہاتھ پاؤں اور سارے

اعضاء بیکار بن جاتے ہیں۔

عورتوں کو گھر کا کام کرنا معیوب لگتا ہے۔ ہونٹوں سے پکا پکایا کھانا آنا ہے، مردوں کو پانچ میل پیادل چلنا دشوار ہے، دو میل کا فاصلہ طے کرنے کے لئے تین گھنٹے روڈ پر دھوپ میں کھڑے رہیں گے۔ جب بس آئے گی تب ریش میں اندر گھسیں گے۔ امیر طبقہ کے لئے تو اب اونٹ گھوڑے پر سواری کرنا معیوب ہو گیا ہے۔ بیس لاکھ کی موٹر کار کا ہونا ضروری ہے تاکہ خان صاحب آفیس جاسکیں یا تھوڑے سے فاصلہ پر اسٹیشن تک کے لئے سوار ہو کر جائیں۔

روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ اپنے فوجی افسروں کو گھوڑے پر زین رکھ کر سواری کرنے پر بھی منع فرماتے تھے۔ خالی پٹھ گھوڑے پر چھلانگ لگا کر بیٹھنے کی ہدایت فرماتے تھے، تاکہ سفر حضر میں محنت اور تکلیف کے عادی نہ رہیں۔ ناگمانی معیبت کے وقت تکلیف برداشت کر سکیں، دشمن کا مقابلہ اور جان کی حفاظت کر سکیں۔

نزل ہے کہ "محمد شاہ" ہندوستان کا بادشاہ (جس کی عیاشی اور عیش پرستی مشہور ہے اور رنگیلا کے نام سے معروف ہے) جب انگریزوں نے ملک پر قبضہ کیا اور محلات میں سپاہیوں نے گھس کر اس کو گرفتار کر کے محل سے باہر نکالا، تب کسی (جی حضوری کرنے والے) نے سما کہ قبلہ! آپ کم از کم اس وقت بھاگ نکلتے اور جا کر چھپ جاتے تو دشمن کے ہاتھ نہ چڑھتے۔ جواب دیا کہ میں کیا کرتا اس وقت کوئی چہڑا اسی نوکر وغیرہ موجود نہ تھا مجھے جتنی کون پہناتا، ننگے پاؤں میں بھاگ نہیں سکتا۔

فائدہ: اس دور میں لقمہ حلال ملنا محال ہے۔ بڑے بڑے کاروبار، بیوپار اور زمینداری بلکل خراب ہو گئے ہیں۔ شرعی طریقہ سے ان پر چلانا مشکل ہو گیا

ہے۔ ہاں باقی ہنر، ہاتھ کا کام، مزدوری وغیرہ حلال کے اور بہترین اعمال میں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوئی انسان اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بڑھکر بہتر طعام نہیں کھا سکتا اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت داؤد (علیہ السلام) اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔ ہنر اور ہاتھ کا کام کرنے سے ایک طرف ثواب اور عبادت ہے تو دوسری طرف ورزش ہے۔ بدن کی صحت اور تقویت کے فوائد، بیماریوں کے دفع کرنے کے وسیلے ہیں۔

آپ محنت مزدوری کرنے سے عار نہ کریں، کسب کرنے کو عیب نہ سمجھیں، نبیوں نے، ولیوں نے، اماموں نے اور عالموں نے کسب حلال کیا ہے۔ مگر بھیک مانگنا، طمع یا حرص (مال جمع کرنے کی خاطر) سوال نہیں کیا ہے۔ فقیری کے معنی اور تعریف یہ بتائی گئی ہے کہ: **عِبَادَةُ الْخَالِقِ وَالْيَأْسُ عَمَّا رَفَعِيَ آيِدِي الْخَلَائِقِ**۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور خلق کی ملکیت اور مال میں طمع نہ کرنا۔

مسئلہ: ہٹے کئے شخص کو سوال کرنا حرام ہے اور اسلام میں سخت منع ہے۔ اب یہ مصیبت اور بلا بھی اپنے ملک میں عام ہے۔ ٹھیک ٹھاک لوگ ہٹے کئے آدمی ڈنڈا اٹھا کر بھیک مانگنے کے لئے ملک بھر میں پھیل جاتے ہیں، خصوصاً شریف لوگوں نے بھیک مانگنے کو پیشہ بنا لیا ہے۔ کون ہیں آپ؟ کسے گا سادات سید ہوں۔ کون ہیں آپ؟ پیر سرہندی ہوں، حافظ ہوں، حاجی ہوں، کر بلا جا رہا ہوں، حج کو جا رہا ہوں، گویا شریف سادات اور پیروں کو بھیک مانگنا درست ہے۔ باقی نوکری کرنا یا مزدوری کرنا درست نہیں۔ حالانکہ اپنے اہل بیت پر خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدقہ اور زکوٰۃ لینا بھی حرام کیا ہے۔ مانگتا تو الگ رہا۔ آپ ﷺ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کے منہ مبارک سے بچپن میں کھجور کھاتے ہوئے نکالی تھیں کیونکہ وہ صدقہ کا مال ہے۔ فرمایا

کہ آپ میرے اہل بیت ان میں سے نہ کھائیں، آپ کے لئے حلال نہیں ہیں۔ آج وہ ذلیل پیشہ پیروں، مولویوں اور ساداتوں نے اختیار کیا ہے۔ جو خسیس لوگوں کے لئے بھی جائز نہیں۔ دوسرے عام بھی مانگے سوال کرنے والے فقیر نعوذ باللہ من شر ذالک ہٹے کئے، ڈنڈا کندھے پر رکھ کر، قلندر کا مانگ ہوں، پیر دستگیر کا فقیر ہوں، امام حسن حسین کرے گا خوش رہو گے۔ قلندر پیمانہ دودھ دے گا، چڑھی کمان جدھر پیر ادر خیر۔ آپ اپنے کام میں مشغول ہوں گے، وہ ایسا شور و غل مچانا شروع کریں گے کہ آپ کے حوصلے خٹا ہو جائیں گے۔ لاپچار پیسہ ڈکا دیکر اپنی جان چھڑائیں گے۔ نہ ان لوگوں کا بھیک مانگنا درست نہ ان لوگوں کو دینا ثواب۔ پر پیسہ نکلے سے جان چھوٹی تو بھی خیر، اُلٹا لوگ ان ان لوگوں کو دیکر پھنس جاتے ہیں اور جھگڑا مول لیتے ہیں۔ جو دے گا اس سے راضی نہیں ہوں گے۔ ایسی تو مغز خوری اور زبان درازی شروع کریں گے کہ آپ حیران ہو جائیں گے کہ اب اس سے جان کیسے چھڑائیں۔ خیرات وہ ہے جو آدمی خوشی سے دے۔ یہ تو زوری زبردستی ہے۔ لوٹ مار ہے نہ خیرات۔ حالانکہ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے (یہ فقط سنی سنائی بات نہیں ہے) کہ ایسے گداگر اور فقیروں کے پاس چھپے ہوئے پٹے ہوتے ہیں، بظاہر پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں، ایسوں کو مانگنے کا کیا حق ہے؟

ایک مرتبہ حضرت امیر عمرؓ کو ایک بھکاری نظر آیا۔ گیسوں کی ایک گھسٹھی کندھوں پر تھی اور لوگوں سے بھیک مانگتا پھر رہا تھا۔ پوچھا کندھوں پر کیا ہے؟ جواب دیا جو کے دانے ہیں جو مانگ کر جمع کئے ہیں۔ آپ نے نوکروں سے کہا کہ یہ جو ان سے لیکر بیت المال کے اونٹوں کو کھلاؤ۔ نوکر نے جو لیکر خالی کپڑا لاکر اس شخص کو دیا اور فرمایا اب جا کر بھیک مانگو۔ اتنی بڑی گھسٹھی کندھوں پر اٹھا رکھی ہے پھر کیوں بھیک مانگتا پھر رہا ہے۔

روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں ایک آدمی بھیک مانگنے آیا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ بابا تمہارے گھر میں کیا ہے؟ عرض کیا کہ حضور ایک پیالہ پانی پینے کے لئے اور ایک پرانی کھلی ہے۔ فرمایا دونوں چیزیں لے آؤ۔ آکر خدمت اقدس میں حاضر کیں۔ آپ ﷺ نے (مجلس میں) فرمایا: ہے کوئی جو دونوں چیزیں خرید کرے۔ ایک نے کہا ایک درہم دوں گا، پھر فرمایا ہے کوئی جو زیادہ دے۔ دوسرے نے کہا دو درہم دوں گا۔ ان کو دونوں چیزیں دیکر سوائی سے فرمایا ایک درہم کا گیسوں بازار سے خرید کر کھانے کے لئے گھر میں جا کر رکھو اور دوسرے درہم سے کھماڑی خرید کر لاؤ۔ جب وہ کھماڑی لے آیا تو آپ نے اپنے دست مبارک سے دستہ بنا کر دے دیا اور فرمایا جنگل میں جا کر لکڑیاں کاٹو اور فروخت کرو۔ پندرہ دن کے بعد مجھے آکر شکل دکھاؤ۔ اس نے جا کر یہ کام شروع کیا اور دس درہم دو ہفتے میں کما کر حضور اقدس میں پیش کئے۔ فرمایا لے جاؤ یہ (پسے) اور جا کر اناج کیڑا وغیرہ جا کر خریدو اور آئندہ سوال کرنے سے تیرے لئے یہ کام بہتر ہے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ فقیر وہ نہیں جو در در بھیک مانگتا پھرے، کہیں سے کھجور، کہیں سے روٹی کا ٹکڑا لے آئے، فقیر تو وہ ہے جو محتاج ہو، بھوکا ہو مگر شرم کے مارے کسی سے سوال نہ کر سکے۔ بیشک ایسے فقیروں، محتاجوں، بندہ عورتوں کو جو پردہ نشین ہوں اور بے شرمی کر کے گھر گھر جا کر بھیک نہ مانگتے ہوں، اندھوں کو محتاجوں کو، بوڑھوں کو، بیماروں کو جو کما نہ سکیں، ایسوں کا بھیک مانگنا درست ہے اور ایسوں کو دینا بھی ثواب ہے۔ ایسے لوگ مستحق خیرات اور زکوٰۃ کے آپ کے گاؤں، آپ کے محلے اور آپ کے عزیز اقربا میں بہت ملیں گے۔ انہیں دیں اور ان کی نظرداری کریں، اس لوگوں کی دستگیری کریں اور انہیں سوال کا محتاج نہ بنائیں۔ یا اسلامی

مدارس، دینی طالب العلم صحیح طور پر مستحق زکوٰۃ اور امداد کے ہیں۔ جو (نوگ) قرآن حدیث، فقہ، مذہبی علم پڑھنے والے، رات دن طلب علم میں مشغول ہوں اور کمانے (نوکری وغیرہ) کی فرصت نہ ہو، ان میں سے بعض لوگ جو طالب علمی کا بہانہ بنا کر بھیک مانگتے ہیں، انہیں بھی نہیں دینا چاہئے۔

مطلب یہ کہ پیشہ ور گداگروں اور عادی سوال کرنے والوں کو نہ دینا چاہئے۔ بعض علماء کرام نے ایسوں کو دینا گناہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ گناہ کی ہمت افزائی کرنا اور مدد دینا خود گناہ ہے۔ دوسرے سندھ میں خصوصاً سردیوں میں خراسان سے سوالی آتے ہیں، کوہستانی کہلاتے ہیں کہ پشتو جانتے ہیں نہ فارسی نہ اردو، معلوم نہیں کیا زبان ہے ان لوگوں کی، ہٹے کٹے مشنڈے ہوتے ہیں۔ خود تو سوال کرتے ہیں پر اپنے ساتھ اپنے نوجوان بیٹوں کو بھی لے آتے ہیں۔ بچپن میں انہیں بھی بھیک مانگنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ نہ مدرسہ، نہ اسکول، نہ کوئی ہنر انہیں سکھاتے ہیں اور (اس طرح) اپنے اولاد کی عمر برباد کرتے ہیں۔

حکومت پاکستان نے اگرچہ انسداد گداگری کی طرف ناکافی توجہ دی ہے، مگر اب ضرورت ہے کہ ارباب حکومت اس مسئلہ کی طرف کافی توجہ دیں اور اس لعنت کی جڑ تمام اسلامی ممالک سے نکال کر پھینکیں۔

جس قوم کے نادار گدائی پہ ہوں مجبور

معیوب ہے اس قوم کی اسکندر و دارا

السُّؤَالُ ذُلٌّ وَ لَوْ كَانَ مِنَ الْآبَوْنِ یعنی سوال کرنا ذلت ہے

اگرچہ والدین سے ہو۔ انسان کتنا ہی مشفق مہربان ہو، ماں باپ ہو، ایک دفعہ مانگیں گے دو مرتبہ مانگیں گے، آخر تنگ اور بیزار ہو کر ناراض ہو جائیں گے۔ برخلاف ان کے اللہ تعالیٰ سے جتنا مانگو گے، بار بار پکاریں گے، ہر گھنٹی

سوال کریں گے، ہزار بار ستائیں گے، اتنا ہی اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔
 اللَّهُ يَغْضِبُ إِنْ تَرَكْتَ سْؤَالَهُ وَيَنْبِيْ أَدَمَ إِنْ سَأَلْتَهُ يَغْضِبُ

ہوا

یہ وہ مفت بے خرچ اور بے بہا نعمت ہے۔ عام آدمی کو جس کی قدر و قیمت معلوم نہیں۔ یہ فی الحقیقت کھانے، پینے اور کپڑے پہننے سے زیادہ انسانی زندگی اور صحت کے لئے ضروری اور زیادہ قیمتی چیز ہے۔ یہ (در اصل) روح اور سانس کی غذا ہے۔

دیکھیں انسان کھانے پینے کے بغیرہ زندہ رہ سکتا ہے ہوا کے بغیر انسان خواہ جانور ایک پل بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ کھانا پینا فقط منہ کے ذریعے آپ کے پیٹ میں جاتا ہے۔ ہوا نہ فقط منہ سے بلکہ آپ کے ہر ایک بال کے ذریعے آپ کے بدن میں جاتی ہے۔ کھانے پینے کا فائدہ دیر سے ظاہر ہوتا ہے، ہوا کی تاثیر فوراً ظاہر ہوتی ہے۔ ہوا ایسی لطیف چیز ہے جب جس فضا سے گذرتی ہے، فقط گذرتے ہیں، اس ماحول کی کیفیت سے متکلیف ہوتی ہے اور ان کے اثرات اور غیر محسوس ذرات اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔ دریا کی طرف سے گذرے گی تو مرطوب ہو جائے گی، پہاڑوں، میدانوں اور بیابانوں سے گذرے گی تو خشک ہو جائے گی۔ باغ و بستان میں سے گذرے گی تو خوشبو سے عالم کو معطر کرے گی، علاقوں اور عنوتوں سے گذرے گی تو دماغوں کو خراب کرے گی۔ اس لئے حکماء اور ڈاکٹروں نے صاف ستھری ہوا خوری پر زور دیا ہے اور حفظانِ صحت کے لئے لازمی جز قرار دیا ہے۔ کئی بیمار جو دواؤں سے شفا یاب نہیں ہوتے، وہ فقط آب و ہوا تبدیل کرنے سے شفا یاب ہو جاتے ہیں۔

یادش بخیر: مسٹر نعیم الحق فاروقی، جو کونڈ کے ٹی بی اسپتال سے ٹھیک

ٹھاک ہو کر نکلے تھے۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا بتائیں کہ اسپتال میں کس طرح علاج کرتے ہیں۔ کہا کہ سائیں دوا سے تو علاج معالجہ کچھ بھی نہیں، فقط بیماروں کو اچھا کھانا کھلاتے ہیں اور صفائی کا اتنا انتظام رکھتے ہیں کہ کسی نے تھوکا تو فوراً وہ برتن لے جائیں گے اور جا کر جلا ڈالیں گے۔ اس کی جگہ دوسرا برتن آکر رکھ دیں گے۔

ہوا کی صفائی یا تو سورج کی روشنی سے ہوتی ہے یا کھلے میدانوں میں آزادی سے آنے جانے میں۔ شہروں میں تنگ جگہوں میں چار یا پانچ منزلہ عمارتوں میں ہوا پابند رہتی ہے۔ سورج کی روشنی بھی پوری نہیں ملتی اور شہری ہوا اکثر غلائقوں اور عنقوتوں میں مٹوت رہتی ہے۔ اس لئے مضافات کی ہوا کھلی صحت کے لئے خوشتر اور روح افزا ہوتی ہے۔ بہتر ہے کہ صبح کو اور شام کو جگہوں سے نکل کر ہراڑی میں کھلی ہوا لیں، کیوں کہ یہ دونوں اوقات (صبح اور شام) میں ہوا نہ زیادہ سرد ہوتی ہے نہ زیادہ گرم۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ رات کو تنگ جگہ میں زیادہ آدمیوں کا ساتھ سونا بھی ہوا کو خراب کرتا ہے، کیوں کہ ان کے پیٹ کی متعفن ہوا، دوسروں کے پیٹ میں جاتی ہے۔ بلکہ ان (ڈاکٹروں) کا خیال ہے کہ اگر ایک شخص بھی اندر سونے تو دُری، دروازے بند کر کے نہ سونے اور اپنے منہ پر رصائی ڈال کر نہ سونے، تاکہ اس کی خود کی مستعمل ہوا دوبارہ استعمال میں نہ آئے۔ سخت سردی ہو تو اپنے اوپر بہت سارے کمبل رصائی وغیرہ ڈالے لیکن کھڑکی اور دروازے بند نہ کرے۔

موسم سرما میں کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے سونا اور انگلیشی میں کوند جلا کر سونا تو عظیم غلطی ہے، بلکہ خود کشی ہے۔ اس سے زہری اثرات بند ہوا سے پیدا ہوتے ہیں، اس کی وجہ سے لوگ یا تو بے ہوش ہو جاتے ہیں یا اُلٹی

کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات تو موت کے دکھ دینے والے واقعات پیش آتے ہیں، اس کا احتیاط کرنا چاہئے اور سوتے وقت آگ کو جلتا ہوا چھوڑنا نہیں چاہئے۔

اگر ہراڑی (مصافحات) کی (تازہ) ہوا نہیں لے سکتے تو یہ آسان ترتیب ہوا خوری کی کریں۔ صبح سویرے اپنے صحن کے آنگن میں ہوا کے سامنے سیدھے کھڑے ہو جائیں، سر کو اوپر کر کے منہ کھول کر بڑی سانس لیکر ہوا کو اندر لے جائیں اور باہر نکالیں، دس بارہ منٹ ہر روز اسی طریقہ سے عمل کرتے رہیں۔ پچھپھڑے آپ کے طاقت پکڑیں گے اور اعضاء تنفس کی بیماریاں دفع ہو جائیں گی۔ مگر افسوس کہ آپ بجائے صاف ستھری ہوا لینے کے رات دن حد کشی یا بیڑی سگریٹ نوشی سے ہوا کو زہر آلود کر کے اپنے پچھپھڑوں میں، اپنے پیٹ میں داخل کر رہے ہو اور اپنے آپ کو بہت بیماروں میں گرفتار کر رہے ہیں۔

غموں کا علاج دواؤں سے یا تدابیر نفسانیہ سے

غم اور ہم یہ دو الفاظ اکثر ساتھ ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ اگرچہ معنی میں تھوڑا فرق بھی ہے۔ غم اس دکھ کو کہتے ہیں جو مصیبت واقع ہونے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً تلف مال یا فوت عیال کا۔ ہم اس فکر کو کہتے ہیں جو کسی مشکل اور مطلب حاصل کرنے کے لئے پیش آئے۔

غم، ہم، دہم، خوف، فزع یعنی خوف اور دل کا دھڑکنا، سودا، خفقان، خیالات، خوشی اور فرحت یہ سب باہم قریب قریب قسم ہیں۔ انہیں عربی میں عوارض نفسانیہ کہتے ہیں، کوئی شک نہیں کہ ان کی تاثیر نفعاً و ضرراً، انسان کی طبیعت اور بدن پر بہت ہی تیز اور زوردار ہوتی ہے۔ انسان کی بدنی طاقتیں

علمی و عملی قوتیں، سب کی سب بیکار ہو جاتی ہیں۔ وہم اور خوف کے سامنے عقل عاجز اور جسمانی طاقت نایود اور بے سود ہے۔ بعض لوگ تو خوف سے اچانک مر جاتے ہیں اور بعض جان بلب۔ یہ "خوشی" سے فوراً ٹھیک ٹھاک ہو جاتے ہیں۔ ایسی عجیب مثالیں اور واقعات آپ نے بہت سے سنے اور دیکھے ہوں گے۔ مگر یہاں دو تین حکایتیں مثال کی طور پر لکھ رہا ہوں۔

"منوی" میں نقل ہے کہ ایک دن شریر لڑکوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارا ظالم استاد نہ ہمیں کہیں چھوڑتا ہے اور نہ ہی کبھی بیمار ہوتا ہے اور نہ ہی ہماری جان اس سے چھوٹی ہے۔ آپس میں منصوبہ بنا کر دوسرے دن ایک لڑکا صبح سویرے مدرسہ میں آیا، استاد کو سلام کر کے ہاتھ لیکر چوما اور کہا کہ قبلہ خیر تو ہے آج آپ کے ہاتھ مبارک کچھ گرم نظر آرہے ہیں۔ کہا بس کر بے وقوف جا کر سبق پڑھ۔ دوسرا آیا جس نے کہا کہ حضور کے ہونٹ البتہ خشک نظر آرہے ہیں۔ کہا کہ بڑا بیباک لڑکا ہے تو، خاموشی سے جا کر پیشو۔ تیسرا آیا اور ادب کے ساتھ استاد کا منہ تکتے لگا۔ استاد نے کہا کیا دیکھ رہا ہے، کتاب اشاکر پڑھ۔ کہا کہ حضور کا چہرہ مبارک آج زرد نظر آرہا ہے۔ چوتھا جو آیا وہ کہنے لگا کہ حضور کی آواز مبارک معلوم نہیں کیوں ضعیف ہو گئی ہے؟ پانچواں آیا اور آتے ہی کہنے لگا کہ نصیب دشمنان آج طبیعت مبارک بالکل ملول نظر آرہی ہے۔ آپ کو بخار تو نہیں آیا ہے؟ ان کو بھی خیال ہوا کہ معلوم نہیں مجھے کیا ہو گیا ہے، سو گھر جا کر بیوی سے کہا جلدی کرو رصنائی لیکر میرے اوپر ڈال دو، میری طبیعت خراب ہے۔ بیوی نے عرض کی کچھ بھی تو نہیں ہوا ہے آپ کو۔ آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ کہا تو میری دشمن ہے، سب لوگ کہتے ہیں میں بیمار ہوں اور مجھے بخار ہے اور تو کہتی ہے کہ میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔ لڑکے اپنی منصوبہ سازی میں کامیاب ہو گئے اور دوڑتے بھاگتے اپنے گھروں کو چلے

گئے۔ استاد صاحب وہم کی وجہ سے بیمار ہو کر جا کے گھر میں بستر میں داخل ہوا اور کئی دن تک ڈاکٹروں اور حکیموں کے زیر علاج رہا۔

(۲) مرحوم ڈاکٹر رحیم بخش چشم دید واقعہ سناتے ہیں کہ پڑھائی کے دوران ہمارے اسپتال میں ہمارے استاد کے پاس ایک مریض آیا، گل کر کاٹنا ہو گیا تھا۔ احوال کیا کہ میرے پیٹ میں بلائیں پیدا ہوئی ہیں اور مجھے چہنچیں لگتی ہیں۔ چوں چوں کرتی ہیں، اس وجہ سے رات دن بے قراری اور بے آرامی ہے۔ کما اچھا آج یہ دوا لپکا کر کھاؤ کل تجھے جلاب دیں گے۔ اسپتال کے بھنگی سے کما کہ چڑیوں کے بچے لے آئے اور اس کام کو تھی طور پر انجام دینے کے لئے کما۔ دوسرے دن اس کو سخت جلاب دیا گیا۔ اُن کو بہت دست ہوئے، ان کو بلا کر حال پوچھا اور اوپر سے بھنگی بھی پہنچ گیا اور حیران ہو کر ڈاکٹر سے کما کہ اس بیمار کے پیٹ سے اتنی ساری بلائیں نکلی ہیں، دیکھیں یہ کیا ہیں۔ پاخانہ والی بالٹی جو اس نے کھولی تو چڑیوں کے بچے چوں چوں کرتے ہوئے بالٹی سے نکلے۔ بیمار نے دیکھ کر کما کہ بس سائیں بس یہ ہی بلائیں میرے پیٹ میں تھیں۔ دوسرے ڈاکٹر میری اس بات کو مان ہی نہیں رہے تھے اور میری بیماری سمجھ نہیں رہے تھے۔ بس اب بیمار کا وہم ختم ہو گیا اور وہ ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔ آج کل جو لوگ قبرستانوں سے بت وغیرہ نکالتے ہیں وہ بھی اس قسم کی ترکیبیں اور شعبہ بازی کرتے ہیں، فقط بیمار کا وہم ختم کرنے کے لئے اس قسم کی ترکیب کرنے سے بیمار صحتیاب ہو جاتا ہے۔

(۳) یہ نقل بھی ڈاکٹر مذکور بیان کرتے تھے کہ ولایت میں ایک شخص کلنج کے کارخانہ میں کام کرتا تھا۔ ہر وقت کلنج کا ٹوٹا پھوٹنا اور آوازیں سنتا اور دیکھتا رہتا تھا۔ اس کے دماغ میں بھی یہ خام خیال بیٹھ گیا کہ اس کا بدن بھی کلنج جیسا نازک ہے، تھوڑی سی ٹھوکر لگ گئی تو یہ ٹوٹ کر پاش پاش ہو جائے

گا۔ سو ہر ایک آدمی سے دور دور رہتا تھا، کسی کو نزدیک آنے نہیں دیتا تھا۔ اس خیال سے کہ مبادا کسی کا ہاتھ پاؤں لگنے سے میرا بدن ٹوٹ نہ جائے۔ انہیں ڈاکٹر کے پاس لے آئے۔ ڈاکٹر نے دیکھا کہ اچھا خاصا موٹا نکلڑا ہے۔ خواجواہ وہم میں مبتلا ہے۔ سو اس نے ایک موٹا ڈنڈا لیکر دو تین ان کی پشت پر دے مارے۔ وہ چلاتا ہوا بھاگ کھڑا ہوا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ پکڑو جانے نہ پائے، لے آؤ تو میں ان کی پسلیاں توڑوں، پھر ان سے کہا کہ بیوقوف اگر تیرا بدن کلج کا ہوتا تو ایک ہی ڈنڈے سے چور چور ہو جاتا۔ آخر اس نے توبہ کی اور اسی طرح اس کا وہم اور خوف ختم ہو گیا۔

مطلب یہ کہ نفسانی عوارض کا علاج بھی نفسانی تدابیر سے کرنا چاہئے اور لطائف الحیل سے دفع کرنا چاہئے۔

دوسرا قسم ہے دواؤں سے علاج کرنا۔ دواؤں سے علاج کرنا بھی حق ہے، تدبیر ہے، شرعی حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوائیں استعمال کی ہیں، اپنے اصحاب کرام کو بھی بتائی ہیں اور فرمایا ہے کہ **دَاوِ كَوَاۤءَ فَنَتَدَاوُوا يَا عِبَادَ اللّٰهِ** یعنی ہر بیماری کے لئے خدا تعالیٰ نے دوا پیدا کی ہے۔ پس دوا استعمال کرو اسے خدا کے بندو! تاکہ آپ کو شفا حاصل ہو۔

نقل ہے کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ڈاٹھ میں درد ہوا، حکیموں، طبیبوں نے دوا بتائی، آپ **علیہ السلام** نے فرمایا کہ ہم دوا نہ کھائیں گے، جس نے درد دیا ہے، وہ ہی شفا دے گا۔ دوائیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ نتیجتاً روز بروز درد بڑھتا گیا۔ آخر بہت ہی عاجز ہو گئے، درگاہ باری تعالیٰ سے الامام ہوا کہ اے موسیٰ! کیا اپنے توکل سے میری حکمتوں اور دواؤں کو باطل کرنا چاہتے ہو؟ یہ دوائیں کس نے پیدا کی ہیں؟ ان میں تاثیر اور فائدہ کس نے رکھا ہے؟

ضمیموں کا سامان کر کوئی دوا استعمال کرو تو فائدہ ہوگا، پھر آپ نے دوا استعمال کی تو فوراً فائدہ ہوا اور درد ختم ہو گیا۔

حکماء کے ہاں غم، ہم، خفتان، توحش اور خراب خیالات، سودائی خلط کے پیدا ہونے سے ہوتے ہیں اور ان کا مرکز دل اور دماغ ہے۔ دل اور دماغ کمزور ہوگا تو عوارض نفسانیہ کا حملہ ان پر فوراً اثر کرے گا، کیونکہ بیماری انسان کی دشمن ہے اور دشمن ہمیشہ ضعیف مورچہ پر حملہ کرتا ہے۔ اگر وہ شخص قوی طاقتور ہوگا تو دشمن آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔
نزلہ بر عضو ضعیف می ریزد کلیہ قاعدہ ہے۔

حکماء نے کتابوں میں اور قریباً سونے میں کئی علاج اور بہت سی دوائیں مفرحات متویات قلب، دافع ہم و غم و خفتان و سودا و خیالات پریشان بیان کئے ہیں۔ چوٹی کی دوائیں، ان کے ہاں شربت ابریشم، خمیرہ گاوزبان عنبری، مٹرح یا حقوقی مایہ ناز نسختے ہیں۔ مگر جتنی ان کی تعریف ہے اتنا فائدہ نظر نہیں آتا۔ ہم نے خود استعمال کی ہیں اور بنا کے لوگوں کو کھلائی ہیں۔ بڑھائی اور مبالغہ زیادہ ہے۔ دوکانداری اور اشتہار بازی کا تو یہی اصول ہے، ان پر مفرود اور مشق نہ ہونا چاہئے۔ حکماء کے ہاں مشور ہے کہ زعفران ایسی مٹرح چیز ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مثال کھائے گا تو زیادہ خوش ہونے اور ہنسنے سے مر جائے گا۔

جہانگیر بادشاہ نے ایک مجرم قیدی کو مارنے کے لئے تھنی طرح پورا تولہ کھلا دیا، اسے کچھ بھی نہیں ہوا۔ لوگ اکثر قیمتی ادویات کے پھسے بھاگتے ہیں، سمجھتے ہیں کہ اگر ہم موتیوں کا خاکہ یا جوہر مرہ کھائیں گے تو بیمار زندہ ہو جائے گا۔ سب امراض اور بیماریاں چلی جائیں گی۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔ بعض دفعہ مفرود اور کم قیمت ادویات زیادہ قیمتی اور بڑے نسخوں سے بہتر اور

کارگر ثابت ہوتی ہیں۔ انسان کی زندگی کا مدار غذا پر ہے نہ دوا پر۔ بیمار کے لئے غذا کا ایک لقمہ ہزار ہا یا قوت سے بہتر ہے۔ آپ کسی شخص کی غذا بند کر کے اس کی جگہ تولہ بھر موتی یا جو اہرات کھلائیں تو وہ جلد ہی مر جائے گا۔ برخلاف اس کے اگر انہیں روٹی کا ٹکڑا کھلائیں گے اور بیماری کا اصلی سبب دفع کریں گے تو وہ جلد ہی صحتیاب ہو جائے گا اور نہیں مرے گا۔

ہم یہاں پر آپ کو آسان، کم خرچ، بالائے نشین نسخہ بتا رہے ہیں۔ آپ اپنے موافق حال اور مزاج اپنے استعمال میں لائیں اور کم خرچ دیکھ کر بدظن نہ ہوں۔ وہ بیماریاں جو سودائی خاطر سے پیدا ہوتی ہیں، ان کے لئے بہترین علاج استعمال "ماء الجبن" کا ہے۔ سو آپ کسی حکیم حاذق کے مشورہ سے استعمال کریں۔ حکماء نے ماء الجبن کے استعمال میں خواجواہ لوازمات رکھے ہیں کہ بکری جوان ہو، لال ہو، تازہ بیہی ہوئی ہو، گیا بھن نہ ہو، کاسنی اور کاہو کھاتی ہوئی ہو وغیرہ وغیرہ۔ یہ فضول باتیں یا تو بادشاہوں اور نوابوں کے لئے موافق ہیں۔ آپ چپ چاپ بکری کا دودھ آدھا پاؤ کے قریب اُبالیں۔ جب جوش کھائے تو اس وقت ایک جچہ سرکہ انگوری یا نیہوں کا پانی یا املی کا پانی یا گنجمین دو تین تولہ ڈال کر اُبالیں، دودھ پھٹ جائے (یعنی مائی الگ اور سبز پانی الگ ہو جائے) پھر کسی موٹے کپڑے میں چھان کر اس پانی میں شربت اقبابوں یا شربت عناب ڈال کر شمار منہ پی لیں، مگر دودھ کا وہ گودہ آپ نہ کھائیں۔ دوسرا کوئی کھائے تو اجازت ہے۔ پھر دودھ اور کھشائی کا وزن آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں، تا آنکہ بیس دن تک تین پاؤ یا سیر تک پہنچ جائے۔ پھر آہستہ آہستہ ہشاک چالیس دن کے بعد چھوڑ دیں۔ جب دودھ کا وزن پاؤ سے بڑھ جائے تو اُس سے دو وقتہ کے ساتھ پیئیں۔ جب آدھ سیر سے بڑھ جائے تو تین وقتہ میں استعمال کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ایک دفعہ پینے سے بد ہانسنہ ہو جائے۔ ایک مرتبہ پاؤ پینے

کے بعد گھنٹہ دو گھنٹے صبر کریں۔ جب ہضم ہو جائے تو پھر دوسرا چکر پئیں۔ اسی طرح موافق ہاضمہ دو تین مرتبہ کر کے پئیں۔ دوپہر کو دیر سے بھوک لگنے پر روٹی چانول، چھوٹے بکرے کا گوشت یا سبزی یا مربہ سے کھائیں۔ یہ ماء الجبن سب سودائی بیماریوں کے لئے اچھا ہے اور خاص علاج ہے۔ نہایت مصفی خون دافع سودا و جنون ہے۔ گرمی خشکی کو جڑ سے نکلنے والا ہے۔ دوران استعمال مثلاً، تیل سے بنی ہوئی چیزیں، مغلطات خون، مثلاً بیگن یا گانے کا گوشت وغیرہ نہ کھائیں۔ عوارض نفسانیہ سے بھی اپنے آپ کو چھائیں۔ دو تین تولہ گلشنہ آنتہنی میں کچھ سونف یا الہچی ملا کر ماء الجبن کے ساتھ کھائیں تو وہ قلب کی حقویت کے لئے اور معدہ کی لئے بھی بہتر ہے۔ اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو رات کو ماء الجبن بنا کر اس میں سناکی، جلزل، پوست ہلیہ زرد وغیرہ، دوائیں موافق مزاج بنگلو کر چھپو پھر روغن بادام ڈال کر پئیں۔ اُس دن دوسرا ماء الجبن پینے کی ضرورت نہیں۔ "تو خراب خلطوں کا کافی تسفیہ ہو جائے گا۔"

(۲) ماء الجبن کا بکسیر اگر آپ سے نہ ہو سکے تو فقط اقیموں دو قولہ کے قریب رات کو گرم پانی میں بگھا کے رکھیں، صبح کو اس کا آدھ چھان کر کوئی شربت ملا کر پئیں، دوسرا آدھا اسی طرح شام کو پئیں۔ یا فقط شربت عناب بکری کے دودھ کے ساتھ صبح و شام پئیں تو وہ بھی ماء الجبن کا قائم مقام ہوگا اور ایسا ہی فائدہ ہوگا۔ شربت اقیموں، شربت ابریشم، گاء زبان بھی مفید دوائیاں ہیں۔ مگر آپ یقین کریں شربتوں اور عرقوں سے اسی دواؤں کا فتوح بہتر قوی العمل اور سریع الاثر ہوتے ہیں۔ بیشک شربت اور عرق خوشنا اور خوش خور ہوتے ہیں، نازک مزاج اور امیروں کے لئے بنانا مناسب ہے۔ مگر فائدہ میں وہ بہتر ہے۔ دوسرا یہ کہ سودائی اور خطنائی بیماریوں کے لئے آرام کرنا یعنی نیند کرنا بہت ضروری ہے جو اکثر تفکرات اور خیالات کی وجہ سے اڑجاتی

ہے۔ ایک ایک رات قیامت کی گذرتی ہے۔ اُس کے لئے بھی کئی علاج اور نسخے طب میں مذکور ہیں جو اکثر نقصان دہ اور مضر ہیں، کسی سے قبض اور خشکی پیدا ہوتی ہے، کسی سے نشہ، کسی سے بدہاضمہ۔ آپ اگر موافق غذائیں استعمال کریں گے اور معدہ کو ٹھیک رکھیں گے تو بہتر اثر پیدا ہوگا۔ بہر حال سر پر روغن بادام، یا خشکاش یا لوکی یا کاہو مُردّ یا مرکب مالش کرنا مفید ہے۔ روغن لبوب سوج یا اربج بھی حکماء کے ہاں مستعمل ہیں۔ یہ روغنیات عام دواخانوں میں تیار ملتے ہیں۔ مگر ان سب سے آسان اور مجرب علاج یہ ہے کہ تازہ گائے کا مکھن، کپاس کے دائرہ کے بیج میں سر پر یعنی تالوں پر رکھیں، بارہ بیج کے قریب رکھنا چاہئے، اگر سردی ہو تو دھوپ میں بیٹھنا چاہئے۔ مکھن گل کر، ادھر ادھر ہنہ شروع کرے تو تولیہ سے پوچتے جائیں، پھر سر کو مالش کر کے گرم پانی اور صابن سے سر کو دھولیں۔

(۲) مغزیات، مثلاً بادام، پستہ، تخم خشکاش، تخم کاہو، تخم لوکی وغیرہ کے پیستے ہیں، پکوان بھی مستعمل ہیں۔ مگر خیال رکھیں کہ ان میں سے بد ہضمگی یا یرق پیدا نہ ہو۔ مکھن موافق ہاضمہ، شہد یا مصری سے ملا کر کھانا، یا دھی ہر روز پاؤ ڈرہ کھانا، رات کو دودھ پینا (جتنا پی سکے) نیند کے لئے نافع غذائیں ہیں۔

(۳) ولایتی دواؤں میں "سور نیل" نامی لعل چھوٹی نکیہ ہیں، ایک گولی رات کو دودھ یا پانی کے ساتھ لی جائے تو اچھا آرام ملے گا۔ خوفناک خواب بھی نظر نہیں آئیں گے۔ میں نے خود استعمال کی ہیں اور دوسروں کو بھی استعمال کروائی ہیں، ان میں کوئی نقصان نہیں۔ ضرورت کے وقت بھلی استعمال کریں۔ یہ ٹوٹکا بھی نیند کے لئے مجرب ہے، بھنگ کے پتے دودھ میں گھوٹ کر پاؤں پر مندی کی طرح لگا کر باندھیں تو بھی اچھی نیند آئے گی۔

مغز کی طراوت اور "دماغ کی تقویت کے لئے" اچھا آسان مجرب علاج

ہے۔ مغز بادام شیرین سات دانہ، مغز پستہ سات دانہ تخم خشکاس ۶ ماسہ، دانہ اللہجی ۳ دانہ، بادام اور پستہ کی کھالیں اتار کر، رات کو چاروں چیزیں، تھوڑے پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو ڈنڈے کو ڈنڈے میں خوب پیسیں، دو تین تولہ مصری ملائیں، پھر تھوڑا تھوڑا انگلی سے چاٹ کر کھائیں۔ دماغ ضعیف ہو گیا ہو، مغز خالی ہو گیا ہو، دماغ میں خشکی یا خشک کھانسی اور نزلہ ہو تو اس کے استعمال کرنے سے عوارض مذکورہ دفع ہو جائیں گے اور دماغ طاقت پکڑے گا۔ اگر گرمی کی موسم ہو اور بیمار کو پیاس بہت لگتی ہو تو یہ چیزیں گھوٹ کر زیادہ پانی ملا کر شربت بنا کر پیئے۔ یاد رکھیں کہ مغزیات کھانے سے ان کا شیرہ بہتر اور زود ہضم ہوتا ہے۔ حیوانوں (جانوروں) کا مغز (بھیجی) چھوٹے بکرے یا دنبہ کا، پرندوں کا، پکا کے کھانا دماغ کی قوت کے لئے، دوا کی دوا، غذا کی غذا ہے۔ دماغ ضعیف ہونے کی خاص علامت ہے اُٹھتے بیٹھتے چکر آنا، آنکھوں پر دھندہ چڑھنا، زیادہ پڑھنے یا بات کرنے کی طاقت نہ ہونا، کسی معمولی بات پر سر میں درد ہونا تو سمجھیں کہ آپ کا دماغ ضعیف ہے اور اوپر دیا ہوا علاج کریں۔ دوسرا مرکز عوارض نفسیات کا قلب ہے۔ قلب قوی ہوگا تو مخالف باتوں سے دلگیر اور زور اثر پذیر نہ ہوگا۔ قلب کے ضعیف ہونے کی علامت ہے دل کا دھکتا، دل کا ڈوبنا اس لئے یہاں پر بعض مقویات و مفحات قلب کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

(۱) دل کے دھکے اور خفتان کے لئے شربت صندل بہترین چیز ہے اور ہمارا آزمایا ہوا ہے۔ صندل سفید کا بوسا یعنی (پاڈور) آٹھ تولہ لیکر تھریبہ پاؤ پھر عرق گلاب میں چوبیس گھنٹہ تک بھگو کر رکھیں، پھر گلاب چھان کر اُسی ہی صندل میں تھریبہ ایک سیر عرق گلاب ڈال کر ابالیں، دو تین جوش آنے کے بعد چھان کر پہلا چھانا ہوا پانی بھی اس میں ملا لیں۔ تین پاؤ کے قریب کھر، جیرا شاہی ڈالکر چاش پکا کر بوتل میں ڈال دیں۔ ورق نقرہ بھی چاش میں ملا لیں تو بہتر

ہوگا۔ پھر صبح و شام پانی سے ملا کر پیئیں۔ یہ شربت پیشاب میں جلن، پر میل سوزاک اور ذیابیطیس کے لئے مفید ہے۔

(۲) ہر قسم کے خوشبودار پھول کا سونگنا اور ان کے خوشبودار عرق، مثلاً عرق گلاب، عرق کیبڑہ، عرق بید مشق، عرق موتیا اور سریل کے پھول، ولایتی بھر کے پھول (ان سب کا عرق نکالیں جو قلب کی بیماریوں کے لئے خصوصاً بخار اور بیشراری کی حالت میں پلائیں یا کپڑا بنگو کر دل اور دماغ پر رکھنا بہت ہی مفید ہے۔ فوراً راحت حاصل ہوگی۔

(۳) سب میوہ جات کے رس اور مرہ جات، مرہ آب مرہ سیب، مرہائی آلو بخارہ، مرہائی گاجر پتائی (لعل) خصوصاً مرہائی آملہ کا ایک دانہ دھو کر ورق نقرہ میں پیسٹ کر کھلانا سب ہندوستانی حکما کا معمول اور مشہور علاج ہے۔ اگر "انناس" تازہ مل جائے تو اس کو چھیل کر کاٹ کر اس میں عرق گلاب یا کوئی دوسرا عرق ڈال کر ٹنکر جیرا شاہی چمڑک کر رات کو باہر رکھیں۔ صبح کو جتنا کھا سکیں کھائیں اور پچا ہوا پانی پی لیں۔ تنویرت قلب دفع خفتان کے لئے بے نظیر ہے۔ علاوہ برآن پیشاب میں مٹی اور پتھری کے لئے بھی مفید ہے۔ سبز کشمش جتنی کھا سکیں، رات کو عرق گلاب میں بگھو کے رکھیں، صبح کو ایک ایک دانہ چھچھ سے کھائیں۔ برتن میں پچا ہوا پانی پی لیں۔ ایک مہینہ یا چالیس دن استعمال کرنے سے، سارے بدن کو طاقت اور پشوں میں طاقت آئی گی، قبض کشا اور مقوی جگر و معدہ ہے خفتان اور ضعف قلب کو فائدہ ہوگا۔ ان میوہ جات کا شربت یا رب یارس پینا، روٹی کے ساتھ کھانا، قلب کی تفریح اور تنویرت کے لئے نہایت نافع ہیں۔ مثلاً شربت انار، شربت لیموں، شربت سیب، شربت نارنج، شربت فالسہ، شربت ہی وغیرہ۔ (یہ بات) یاد رکھنی چاہئے کہ چاش سے پکائے ہوئے شربتوں سے بہتر ہے کہ تازہ میوے جو ہاتھ آئیں (جس کا

موسم ہو) ان کا پانی نچوڑ کر اس میں کوئی شربت یا شکر یا گلاب ڈال کر پینا چاہئے کیوں کہ چاش پکانے سے ان کے لطیف اجزاء تحلیل ہو جاتے ہیں، شکر میں کاڑھنے سے غلیظ ہو جاتے ہیں، اگر تازہ میوہ جات کا موسم نہیں ہے تو مجبوراً رب یا شربت استعمال کروانا چاہئے۔ موتیوں کا خاکہ اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ حکیموں کا مایہ ناز، امیروں کے لائق و قابل استعمال تحفہ ہے۔ مگر اس میں دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ موتی سچے ہوں، کچے، چھوٹے، ریت کی مانند یا خشک جیسے نہ ہوں۔ کم از کم باجرہ یا جواری کے دانہ کی مقدار کے ہوں، دوسرا یہ کہ دو تین دن گلاب میں پھینا چاہئے۔ اگر بہت جلدی ہے تو کھل میں موتیوں کا پانی دودھ جیسا نکال کے استعمال کرایا جاسکتا ہے۔ غریبوں کے لئے موتیوں کے بجائے سیپ ہے جو بالکل نعم البدل ہے۔ سنگ یشب کا کشتہ دل کے دھکے کے لئے موتیوں جیسا ہے، بلکہ اس سے بھی بہتر ہے۔ میرا آزما یا ہوا ہے۔

بنانے کی ترتیب: سنگ یشب جو سبز رنگ کا ہوتا ہے، جتنا چاہئے، انگاروں پر گرم کر کے چمٹے سے اٹھا کر گلاب میں ڈبکی دیں، سات آٹھ دفعہ ڈبکانے کے بعد وہ سفید چوڑے جیسا ہو جائے گا۔ ناخن سے ٹوٹ جائے گا، پھر گلاب میں پیس کر باریک خاکہ بنا کر آدھا ماش یا پورا ماش موافق شربت کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر اوپر دئے ہوئے شربت صندل سے استعمال کرائیں گے تو عجیب فوائد نظر آئیں گے۔

فائدہ: دوسرے ہر قسم کے معدنی جواہرات، زہر مرہ، عقیق، مرجان، یاقوت وغیرہ اسی ترکیب سے کشتہ بنا سکتے ہیں۔ خواجواہ نایاب پودے یا چھینوں کی آگ دیئے کی کوئی ضرورت نہیں۔ عقیق سرخ کا کشتہ بھی قلب کے

لئے عجیب المنفعت ہے۔ اوپر دی ہوئی ترتیب سے مار کر کسی مناسب مریہ شربت یا مفرح سے ملا کر یا خالی استعمال کرنا چاہئے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ قلب خوشبو پر عاشق ہے، جس طرح دماغ کو خوشبو پسند ہے، اسی طرح کوئی بھی دوائی قلب اور دماغ کی، خوشبو سے خالی نہیں ہونی چاہئے۔ خوشبو کے طفیل دوا کا تاثیر قلب پکڑ لے گا اور فوراً فائدہ ظاہر ہوگا۔ اگر نبض کی رفتار سست اور حرارت عزیزہ ضعیف ہو جائے تو مشک خالص دورتی گلاب میں حل کر کے یا عنبر اصلی دو تین رتی شد میں حل کر کے یا مصری میں پیس کر بیمار کے منہ میں ڈالیں تو حرارت عزیزہ فوراً جاگ جائے گی۔ غشی یا بیہوشی دفعہ ہو جائے گی۔

دل دماغ اور معدہ کی تقویت کے لئے

اطریٹل گٹسینزی بہترین چیز ہے۔ اکثر معدہ سے جو خراب بخار اوپر کو چڑھتے ہیں اور دل و دماغ کو خراب کرتے ہیں وہ بند (ختم) ہو جائیں گے، سر کا چکرانا، سر کا درد، دل کے دھکنے کے لئے مفید ہے۔ نزلہ سے جو بیماریاں آنکھوں اور کانوں میں دانٹوں میں پیدا ہوتی ہیں، وہ دفع ہو جائیں گی۔ پیٹ کا درد، بادی، پیچس اور دستوں (اسمال) کے لئے مفید ہے۔ جریان، احتلام، سلسلہ البدل کو بھی فائدہ دیتی ہے۔ آنتوں میں گر بڑ، پیٹ میں بادی یا بادی بو اسیر ہوگا، وضو برقرار نہیں رہتا، اس کے لئے بھی اچھا ہے۔ مطلب یہ کہ یہ معجون تھوڑے خرچ والی زیادہ فائدہ والی ہے۔ ہمارا جو معمول، سہل الحصول اور ہر شخص کے موافق نسخہ ہے وہ یہاں لکھتے ہیں۔ بال بچے کو عورت مرد کو ہر وقت کھلایا جاسکتا ہے۔ پوست ہلیدہ کابلی، پوست ہلیدہ زرد، پوست ہلیدہ، پوست آمد، ہلیدہ سیاہ یعنی چھوٹی ہڑ، ہر ایک پانچ تولہ، سونف دس تولہ، منگہ

ایک پاؤ، دھنیہ ایک پاؤ، گائے کا گیہ ایک پاؤ، شہد آدھا سیر، جیرا شاہی شکر ایک سیر (اگر خوش خوری کے لئے شہد اور شکر زیادہ کریں تو آپ کی مرضی) بنانے کی ترتیب: بلیوں کو کوچھان کر گائے کے گیہ میں ملا کر رکھیں۔ دھنیہ اور سونف بھی کوچھان کر اس میں ملائیں۔ منکہ کایج نکال کر تھوڑے سے پانی میں بھگا کر رکھیں۔ صبح کو ڈنڈے کو نڈے میں ڈالکر خوب گھونگر نرم کریں۔ شہد کی چاش پکائیں، پہلے اس میں منکہ ڈالکر تھوڑا ابلائیں اور اتار کے رکھیں، پھر اوپر دی ہوئی سب کی سب دوائیں (ادویات) اس میں ملائیں۔ مچھون کر کے کسی چینی یا شیشے کے برتن میں ڈالکر رکھیں (کیوں کہ ٹین کی ڈبی میں زنگ کی وجہ سے خراب ہو جائے گی)

ترکیب استعمال: رات کو سوتے وقت آدھا تولہ سے ایک تولہ تک دودھ کے ساتھ کھا کر سو جائیں۔ دودھ پیاک بچوں کو حاملہ عورتوں کو بغیر خوف و خطر کھلا سکتے ہیں۔

پرہیز: اس میں پرہیز کوئی نہیں ہے۔ فقط اپنی طبیعت اور بیماری کے مخالف کوئی چیز نہ کھائیں۔ اگر اس میں دوسرے مغزیات مثلاً بادام، پستہ وغیرہ ملائیں گے تو مرضی کے مالک ہیں۔ کھانے میں لذیذ اور دماغ کی تقویت کے لئے بہتر ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ باقی میلاپ کرنے والی چیزیں اس میں ملائیں۔ اگر کھاتے وقت دورتی کے قریب کشتہ فولاد ڈالکر کھائیں، تو یہ بدن میں خون اور طاقت پیدا کرنے کے لئے اکسیر ہوگا۔ سلسل البول، کثرت البول، ضعف مثانہ، بواسیر خونئی اور اسمالوں کے لئے مفید ہوگا۔ فقط اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ عادی قبض والے کو زیادہ دن اطریظلات یا کشتہ جات، ہمیشہ نہ کھلائیں، کیونکہ وہ چیزیں آخر میں آنتوں میں خستگی پیدا کرے گی اور قبض کی

تکلیف زیادہ ہوگی۔ جانتا چاہئے کہ قبض ام الامراض ہے یعنی سب بیماریوں کی ماں ہے۔ دل و دماغ سے اس کے مخالفانہ تعلقات بہت ہیں۔ معدہ، ہاضمہ اور اشتہا کے لئے تو قاتل ہے۔ اکثر چینی کا عارضہ یخ البواسیر یعنی بادی بوا سیر اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یخ البواسیر ایسی خراب سرکش بیماری ہے اور غلیظ ہوا ہے کہ بادی شکن دواؤں (یعنی بادی کو توڑنے والی ادویات) سے جلا بوں اور پھکیوں سے بھی نہیں جاتی، جب تک کہ اس کا اصل سبب دفع نہ کیا جائے اور اس کی جڑ نہیں کٹے گی تب تک وہ نہیں جاتی۔ اپنے سندھ ملک میں آج کل قبض اور بادی کی بیماری عام ہے۔ اس کے علاج میں غلظی اور غلط فہمی بھی عام ہے۔ اس لئے ہم اس پر کھل کر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے سندھ ملک میں عام غذا چانول ہیں جو سخت قابض اور بادی ہیں اور بوڑھے جانور کا گوشت جو سودائی غلط پیدا کرنے والا ہے، میوہ جات (فروٹ) کم ہیں اور وہ عام آدمی تک پہنچ نہیں سکتے۔ برحلاف اس کے خراسان میں میوہ بھی زیادہ ہیں اور خوراک ان کی دنبہ کا گوشت اور گندم کی روٹی ہے۔ اس لئے قبض بادی کم ہے۔ سندھ کے بڑے لوگ اور شہروں میں رہنے والے اکثر میدے کی روٹی، کباب، بیضہ بسکٹ اور کیک کھاتے ہیں۔ فیرنی یا مٹھائی تو روٹی کے ساتھ ضرور ہونی چاہئے۔ یہ سب بادی اور بدحاضمہ کے اسباب ہیں۔ پشمان لوگ کہتے ہیں کہ سندھ کے لوگ اگر دودھ نہ پیئیں تو سب کے سب بادی اور قبض سے مر جائیں۔ ایک طبی رسالہ میں، میں نے دیکھا ہے کہ ولایت (باہر) سے جتنی بھی ادویات آتی ہیں، ان کا آٹھواں حصہ فقط قبضی کے لئے ریٹنٹ دوائیں آتی ہیں۔ اس بات سے آپ اس موذی مرض کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

غذا کے بعد جب دوا کی منزل آتی ہے، اس وقت پھر یہ سخت غلظی سرزد ہوتی ہے۔ سوائے ترتیب کے جوارش جالیبوس، جوارش کوفنی، فلافلنی،

منک، سلیمانی وغیرہ جیسی خشک ادویات استعمال کرواتے ہیں جو اُلٹا نقصان پہنچاتی ہیں۔ جلاب ایک دن دست (اسہال) کرے گا تو چار دن سخت قبض کرے گا۔ پھنکنی اور گولیوں کے مستقل استعمال سے تو بچی کچی رطوبیت جو آنتوں میں ہوگی، وہ بھی فنا ہو جائے گی اور ہر روز دوا کی زور پر پاخانہ کو دھکیل کر نکالنے کی ضرورت پڑے گی۔ پہلے حکماء نے تو قبضی کا نام ہی "بیس الامعاء" رکھا تھا۔ یعنی آنتوں کی خشکی۔ مگر یہ حکماء توجہ تسمیہ کا خیال بھی نہیں رکھتے اور آنتوں میں خشکی پیدا کرنے والی ادویات استعمال کرواتے ہیں۔ حکماء کا کہنا ہے کہ عادی قبض کے لئے دوائیاں استعمال نہ کریں، بلکہ مناسب غذا سے میدہ جات کھانے سے، ورزش کرنے سے اپنی طبیعت کا اصلاح کریں۔ یہ قاعدہ بھی یاد رکھیں کہ حکماء کا منطوق علیہ فیصلہ ہے کہ غذا سے بیماری کے علاج ہو سکے تو دوائوں کے نزدیک نہ جائیں۔ لیکن افسوس کہ عوام الناس تو کیا خواص الناس بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ (غلط فہمی نہیں بلکہ جہان بوجہ کر بکجروی ہے) جو قیمتی بیماری دواؤں کو اور طویل طویل نسخوں کو پسند کرتے ہیں۔ اپنے پیٹ کو اچھا خاصہ ہنساہنسی کا دواخانہ بناتے ہیں اور غذا کی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ سب کچھ کھائیں گے اور اوپر سے دوا کا ذرہ یا چورن کی چٹنی کھائیں گے تو سب کچھ ہضم ہو جائے گا۔ حالانکہ انسان کی حیاتی (زندگی) اور تندرستی کا دارومدار غذا پر ہے نہ دوا پر۔ دوا تو ہوتی ہے فقط بیماری کی حالت میں، مجبوری کے وقت میں۔ آپ اپنی عقل اور دانائی سے کچھ کاٹیں، صحت کے اصول پر صحیح سالم تندرست رہیں۔ لالچی حکماء اور خود غرض طبیعوں کے دام میں نہ پھنسیں۔ انہیں آپ سے کوئی ہمدردی نہیں۔ انہیں آپ کے چمے اور مرنے سے کوئی واسطہ نہیں۔ انہیں تو چاہئے سیر گوشت کا چاہے آپ جنیں یا مریں۔ مرحوم حکیم سید غلام شاہ (آج کے حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ

کے والد) نقل کرتے تھے کہ سڈو محمد خان میں ایک کسانئی یرقانِ طحال کی بیماری میں مبتلا تھے، ہمارے ایک عزیز سے دوائیں لیتا تھا۔ ہر روز ایک سیر گوشت کا دروازہ پر پہنچاتا تھا۔ ایک مرتبہ بڑے شاہ صاحب باہر گئے ہوئے تھے، ان کی غیر موجودگی میں ان کے بیٹے مطب چلائے تھے اور لوگوں کو دوائیں دیتے تھے۔ اُس کسانئی نے ایک دن ان سے اپنا حال کہا کہ اتنے دن ہو گئے ہیں آپ کے والد صاحب سے دوائیں لیتے ہوئے، مگر ابھی تک مجھے فائدہ نہیں ہوا ہے۔ اس نے اپنے باپ کے بیاض سے نسخہ نکال کر انہیں دوائی بنا کر دے دی۔ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گیا، پھر تو انہوں نے آنا جانا بھی چھوڑ دیا اور گوشت دینا بھی چھوڑ دیا۔ شاہ صاحب جو سفر سے واپس آئے، پوچھا کہ وہ کسانئی جو سیر گوشت لاتے تھے وہ اب کیوں نہیں لاتے۔ بیٹے نے کہا کہ میں نے انہیں آپ کے بیاض سے نسخہ بنا کر دیا تھا، اب وہ بالکل تندرست ہے۔ کہا ہاں! بیوقوف!! مجھے اُس نسخہ کا علم نہیں تھا کیا؟ میں تو سیر گوشت کے لئے انہیں چلا رہا تھا۔ تم نے بیوقوفی کر کے اپنا سیر گوشت بند کر دیا۔

عادی قبض کے لئے مستقل علاج اور ضروری ہدایات جن پر عمل کرنے سے آپ مستقل فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور بغیر دواؤں کے تندرست رہ سکتے ہیں وہ یہ ہیں: گندم کی روٹی کھائیں، میدہ یا باریک آٹے کی نہ ہو، موٹا آٹا ہو۔ بہتر ہے کہ آٹا ہاتھ کی چکی کا پیسا ہوا ہو، باریک چھلنی سے چھنا ہوا نہ ہو۔ بازاری آٹے میں اکثر مٹائی مٹی یا چیرولی ملی ہوئی ہوتی ہے، جواری کی روٹی بھی اچھی ہے۔ بیماریوں کے لئے ہلکی غذا ہے، پر باجرے کی روٹی بھی کبھی کبھار بھلی کھائیں۔ چانول کی روٹی نہ کھائیں، سخت قابض ہے۔

(۲) دو تین تولہ گھنٹہ اور دو تین الہی دودھ کے ساتھ یا کسی شربت کے ساتھ کھائیں گیں تو دودھ ہضم بھی ہو جائے گا اور بادی بھی نہیں کرے گا۔

علاوہ برآں مقوی قلب و معدہ مفرح دافع ریاح و باصم بھی ہوگا۔

(۳) ہلیدہ کابلی کا مرہ ایک دو دانہ پانی سے دھو کر رات کو دودھ کے ساتھ کھانا قبض کشا ہے۔ علاوہ برآں مقوی معدہ و دماغ دافعہ یخ البواسیر و قرار معدہ ہے۔ خلاء کے ہاں بہت ہی مقبول اور ہمیشہ معمول رہا ہے۔

(۴) اسپنول کی تسی آدھا تولہ یا کچھ کم پانی کچھ کم یا زیادہ، شربت بنا کر پینا یا اگر سردی کا موسم ہو تو گرم دودھ یا چائے میں ملا کر پینا بہت اچھا قبض کشا ملین طبع ہے۔ علاوہ برآں مغنظ، دافع جریاں و رقت و احتیام بھی ہے۔

(۵) دوسرا کچھ بھی نہ کر سکیں تو صبح کو نثار مسنن خالی (نقطہ) پانی ایک آدھا گلاس پینے کی عادت ڈالیں، دن میں بھی دو تین مرتبہ کافی پانی پئیں۔ کیونکہ اگر پیٹ پانی سے بھرا ہوا ہوگا تو آئین خشک نہیں ہوں گی۔ فصلہ آسانی سے باریک ہو کر نکل جائے گا اور خشک ہو کر گائٹھ بن کر نکلنے میں تکلیف نہیں دے گا۔ مذکورہ چیزیں ادویات نہیں ہیں، ہمیشہ ایک نہ ایک چیز استعمال کرتے رہیں۔ آپ کی طبیعت خوش رہے گی، قبض کی تکلیف نہیں رہے گی۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ دو چار ہفتے یا دو تین مہینے دوا استعمال کرنے سے ہم عمر بھر کے لئے قبضی بادی سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے، ایسا نہیں ہے۔ جب تک زندگی کا ہے تب تک یہ چیلے ہمانے تبدیل کے ساتھ جاری رکھتے رہیں اور زندگی کا وقت خیر و خوبی سے گذرتا رہے گا۔

(۶) اگر بخار بھی ہو یا کھانسی نزلہ، پھلیوں میں درد، نمونیہ یا سلہ دق T.B ہو تو ان سب بیماریوں کے لئے شربت گل بنفشہ بہت اچھا ہے۔ ہر قسم کی خشکی گرمی کو دافع کرنے والا ملین طبع، قبض کشا ہے۔ بشرطیکہ گل بنفشہ پرانا بیکار نہ ہو۔

بنانے کی ترتیب: گل بنفشہ ایرانی، آسمانی رنگ والا، دس تولہ لیتے دو تین سیر پانی میں بھگا کے رکھیں، صبح کو اُبالیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو اُتار لیں، پھر کپڑے میں ڈالکر نچوڑ کر رکھیں، کچھ وقت انتظار کریں، ٹھنڈے پانی میں مصری یا جیرا اٹھایں خشکرتین پاؤڈر ڈالکر چاش پکا کر رکھیں۔ یہ وزن ایک بوتل یعنی تقریباً ایک سیر شربت کے لئے ہے۔ زیادہ جتنا بنائیں آپ کی مرضی۔ بازاری تو دو تین تولہ سے بناتے ہیں۔ یہ اور بھی بہتر ہوگا اگر آپ (اس شربت کو) مقرر عمل سے تیار کریں تو زیادہ مفید اور قوی العمل ہوگا۔ وہ اس طرح کہ پاؤڈر کے قریب گل بنفشہ لیں، چار پانچ سیر پانی میں بھگائیں، صبح کو آدھا بنفشہ نکال لیں۔ باقی آدھی کو جوش دیں جب دو تین جوش کے بعد اس کا اثر نکل جائے، نکال کر باہر پھینکیں۔ دوسرا رکھا ہوا آدھا اس پانی میں ڈالیں اور پھر جوش دیں۔ جب بھر مطلوب پانی بچے تو اتار کر رکھیں۔ چنان کر، خشک یا مصری کی چاش پکا کر بوتلوں میں ڈالکر محفوظ کر لیں۔

ترتیب استعمال: اس شربت کے دو تین تولے عرق گاؤزبان یا خالی پانی میں ملا کر پیئیں اور اگر ترتیب و نمکین زیادہ مطلوب ہو تو لعاب اسپوگل یا بھیدانہ میں ڈالکر پیئیں۔

فائدہ: سب خشکی دور کرنے والی دواؤں کا شربت مثلاً گل نیلوفر، گاؤزبان، زوفا، عناب وغیرہ گل بنفشہ کی طرح تیار کرنا بہتر ہے۔ آج کل پنساریوں کے ہاں دوائیں پرانی ضعیف الاثر برسوں کی رکھی ہوئی ہوتی ہیں، حالانکہ ایسے پھولوں کا اثر بارہ مہینے کے بعد خلاص ہو جاتا ہے۔ اس لئے دواؤں کا وزن زیادہ استعمال کرنا چاہئے اور شربت یا عرقیات مقرر کر کے بنانا چاہئے۔ تب تو مطلوبہ فائدہ حاصل ہوگا۔

اگر قبض کشائی رکھی جلد اور زیادہ ضرورت ہو اور دوا استعمال کرنے کا خیال ہو تو یہ نسخہ آسان مجرب عادی قبضی والوں کے لئے بنا کے استعمال کریں۔ "ایرو" صاف لیکر کوٹ چھان کر گلاب میں حل کریں، اس کا تیسرے حصہ کے مقدار کتید کوٹ چھان کر اس میں ملائیں، چنے جتنی گولیاں روغن بادام کی مدد سے بنا کر رکھیں۔ ایک یا دو گولی رات کو سوتے وقت دودھ یا پانی سے لیں۔ نکھاء کا کھنا ہے کہ "ایرو" کا اثر نگلی آنتوں پر قبض کشائی کا ہوتا ہے۔ دوسرے آنتوں کو، دوسرے جلابوں کی طرح نہیں نچوڑتا۔ "کتیلو" اس کی گرمی خشکی کا مصلح ہے اور آنتوں میں خراش پیدا نہیں کرتا۔ اگر طبیعت بلغمی ہو یا یرع البواسیر ہو تو "کتیلو" کی جگہ اس میں "نگر" ملا کر گولیاں باندھیں۔ آپ کا دل چاہے تو گولیوں کو ورق فترہ یا چاش کے علاف میں لپیٹ کر خوش خور اور خوش نما بنا سکتے ہیں۔ یہ نسخہ آپ کو کئی اشتہاری دواؤں سی مستغنی کرنے والا اور حاذق حکیموں کا پسندیدہ ہے۔

فائدہ: زیادہ ایک جگہ بیٹھنے سے خصوصاً کرسی پر بیٹھنے سے قبض پیدا ہوتی ہے۔ کیوں کہ آنتیں ہمیشہ حرکت دودی سے متحرک یعنی کیرے کی رفتار سے حرکت کرتے ہیں۔ زیادہ بیٹھنے سے آنتوں پر بدن کا دباؤ پڑتا ہے اور حرکت دودی ان کی بند ہو جاتی ہے۔ اس لئے چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، اس بیماری میں ضروری ہے۔

غموں کا علاج خیالات تبدیل کرنے سے اور دوسرے طریقوں سے

جاننا چاہئے کہ انسان، ایک وقت میں، ایک آن میں دو طرف اپنا خیال متوجہ نہیں کر سکتا۔ ایک خیال آئے گا، دوسرا جائے گا۔ دریا کی موجوں کی

طرح ایک موج چڑھے گی دوسری اترے گی۔ چونکہ ۱۴ رض نفسانیہ از قبیلہ خیالات و عملیات غیر مادی اور غیر جسمانی ہیں، اس لئے خیال کو دوسری طرف متوجہ کرنا اور فکر کو دوسری طرف پھیرنا اس کے لئے زود اثر اور بہترین علاج ہے۔ دواؤں سے ان کا اثر زیادہ و قوی تر ہے۔ پچھلے باب میں جو اعتقادی اور روحانی علاج آپ کو بتا کر آئے ہیں، وہ سب کے سب ازیں قسم ہیں۔ دوسرے راستے اور طریقے خیالات تبدیل کرنے کے بھی بہت سے ہیں۔ مثلاً: سیر و سیاحت کرنا، مختلف ممالک کے عجائب و غرائب دیکھنا۔ دلکش باغ و بستانوں میں گھومنا، قدرت کے عجیب و غریب مناظر، دریا، چشمے، پہاڑ، جنگل، درخت، پنکھے پنکھیوں، پھول پھلواری دیکھنا، یاروں دوستوں کے ساتھ روح رہان (گپ شپ) کرنا، خوش طبع لوگوں کی باتیں سننا، گزشتہ خوش طبع لوگوں کی کہانیاں اور قصے سننا، عرب میں ابو نواس ہندوستان میں ملادو پیازو اور بیریل (سندھ میں وٹایو فقیر یا ڈاہریوں کی ملاحظت اور ظراحت آمیز باتیں مشہور اور معروف ہیں۔ ان کے متعلق رسالے اور کتاب دیکھ کر دل خوش کرنا۔

دوستوں سے ملاقات اور دلداروں کا دیدار تو بے بدل اور بے نظیر چیز ہے۔ دنیا میں اگر کوئی خوشی باقی ہے تو وہ ہے دوستوں سے ملاقات۔ باقی تو دنیا میں غم ہی غم ہے۔ کوئی بھی چیز خوشی کی نظر نہیں آتی۔ سب خوشیاں غموں سے بھری ہوئی اور سب راحتیں زحمتوں سے ملی ہوئی ہیں۔

رسالے اور اخبارات مطالع کرنے، توارخچی کتاب پڑھنے اور گزشتہ زمانے کے بادشاہوں اور امیروں نے جو اہل بیت اور اولیادوں، اماموں اور مجتہد علماء کرام پر جو سخت ترین تکالیف اور مصیبتیں لائی گئیں، ان کے احوال و حالات دیکھ کر عبرت لیں اور اپنے دل کو تسکین اور تسلی دیں۔ کسی نہ کسی کام سے مشغول رہنا دل کو بہلانے اور غم غلط کرنے کا بہترین علاج ہے۔ کیونکہ

بے کاری، بیماری کی ماں ہے اور خراب خیالات کا گھر۔

آدمی زادہ چمن شود بے کار

یا شود وزد یا شود بیمار

یعنی اگر کوئی بے کار ہے تو وہ یا چور بنے گا یا بیمار۔

ہر روز موسم کے موافق گرم یا سرد پانی سے نہانا، پاک صاف کپڑے پہننا، سر میں خوشبودار تیل اور عطر لگانا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا وغیرہ چونکہ یہ عام رواجی چیزیں اور مشہور و معروف کام ہیں، اس لئے ہم اس کی طوالت میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ آپ حسب الحال کوئی کام کاج یا مشغلہ ضرور کریں، مگر یاد رکھیں کہ ناجائز طریقہ سے لہو و لعب کرنے اور غیر شرعی کام کرنے میں خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے کوئی شفا اور دوا نہیں بنائی۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ شِفَاءً

یعنی خدا تعالیٰ نے حرام چیزوں میں آپ کے لئے شفا نہیں خلقی۔ بلکہ

جو چیزیں حرام کی ہیں ان کا نعم البدل حلال چیزوں میں پیدا کیا ہے۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ حلال کو چھوڑ کر آپ حرام میں جائیں اور وقتی لذت کے لئے دائمی زحمت میں اپنے کو گرفتار کریں۔ حلال چیزوں میں حقیقی مسرت ہے اور ان میں کفایت بھی ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

أَحْسَنُ الدَّلَائِلِ فِي تَحْقِيقِ الْمَسَائِلِ

ایک مکتوب شریف مسئلہ نورانیت، بشریت کی تحقیق میں
در مسافری از قریہ

داد جروار ۱۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۷۷ھ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ

مکرمی محترمی فضائل ماب مولوی محمد احمد صاحب سلامت باد
بعد السلام علیکم و دعاؤں کے آپ کا بھجپا ہوا خط (لکھی ہوئی تحریر اور
قصیدہ منظوم کے ساتھ) ہمیں اپنے گاؤں ٹنڈو سائیں داد میں ملا، لیکن چونکہ
ہماری روانگی اس طرف سفر کے لئے ہو رہی تھی، اس لئے جواب لکھنے میں دیر
ہو گئی۔

آپ کا تحقیق مسئلہ نورانیت و بشریت کے متعلق تطہین آیات و
احادیث کی، ہمیں پسند آئی۔ بیشک صحیح اور موافق مذہب اہل سنت والجماعت
کا ہے۔ ہمارا خود یہ ہی اعتقاد و ایمان ہے، چونکہ آپ نے ہم پر اعتبار کر کے
ہماری فتویٰ اور ہمارا اعتقاد پوچھا ہے، تب ہم بھی اپنا عقیدہ اور اپنی فتویٰ (صحیح
راستہ مسلمانی کا) روشن واضح اور صاف صاف کر کے لکھ رہا ہوں۔ شاید کچھ
تخلوں اور دوستوں کے لئے باعث ہدایت و استقامت کا بنے۔

اول یہ بات کہ آپ کو بخوبی معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نہ دیوبندی ہیں نہ بریلوی، نہ ہی خواجہواہ کسی فریق کی طرفداری اور تقلید کرتے ہیں، نہ ہی خواجہواہ تعصب و عناد۔

ہم مجددی سنٹی ہیں۔ جس طرف کا مسند متقدمین سلف صالحین سے موافق ہے، اسی سے ہم بھی موافق ہیں اور جو ان کے خلاف ہے ہم بھی انہوں کے خلاف ہیں۔ اسی وجہ سے کچھ مسائل پر دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف ہے، کچھ مسائل پر بریلویوں سے۔ وَالْتَفْصِيلُ لَيْسَ هَذَا مَوْضِعَهُ، کیونکہ یہ دونوں فرقتے، ایک دوسرے کی مخالفت اور تعصب کی وجہ سے افراط اور تفریط میں جا رہے ہیں اور ایک دوسرے پر کفر کی فتوئیں لگا رہے ہیں۔

مسند نورانیت میں ہمارا اعتقاد اور ایمان یہ ہے کہ آپ ﷺ کا وجود مندر سر پایا نور بلکہ نور علی نور تھا اور ہے اور یہ نور باعث ظہور عالم اور مصداق "لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكُ" ہے۔ جتنی صفتیں اور تعریضیں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں آپ کے نور مبارک و منور کے متعلق آئی ہیں وہ سب کی سب ہمیں بسر و چشم قبول ہیں۔ آپ ﷺ کا نور تو منظر اتم اور باعث ایجاد عالم ہے۔ پر سب انبیاء کرام و اولیاء عظام کا نور اور نورانی ہونا ضرور ماننا چاہئے۔ سب نور علی نور تھے اور یہ سب انوار اُس نور علی و اکمل سے مستفاد اور روشن کئے ہوئے ہیں۔

اس کے ساتھ یہ بھی ایمان اور اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ نور جو صفت ذاتی اور سبحانہ و تعالیٰ کی ہے وہ قدیم، ازلی اور ابدی ہے۔ غیر مخلوق اور غیر حادث ہے، نہ جسمانی ہے نہ زمانی ہے، نہ مکانی ہے۔ دوسرے سب انوار مخلوق اور حادث ہیں۔ نہ خدا تعالیٰ کے نور کے عین ہیں نہ جزوان کے۔ اوسبحانہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات پاک میں وحدہ لا شریک لہ ہے اسی طرح اپنی صفات

میں وحدہ لا شریک لہ ہے۔

از بسمہ در حِصَنَاتٍ وَ ذَاتِ جَدَا - لَيْسَ شَيْءٌ كَمِثْلِهِ ابْدًا

(اعتقاد نامہ جامی)

جس طرح انسان کو بھی سمیع، بصیر، عالم، حکیم سمایا جاتا ہے، مگر یہ فقط اشتراک لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفت سمع و بصر علم و حکمت دوسری چیز ہے۔ انسانوں کی دوسری چیز۔ لَا يُقَامُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ۔ انبیاء کرام اولیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی کونیا نورانیت سے منافی اور مخالف نہیں ہے۔ گنما ہو زعمہم۔ ہماری آنکھوں میں نور نصارت کا ہے۔ جس سے آسمان زمین اور تمام عالم دیکھتے ہیں اور ہماری دل میں بھی نور بصیرت اور نور ایمان ہے، جس سے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو پہچانتے ہیں اور ایمان بالغیب لے آتے ہیں۔ حالانکہ ”دل“ گوشت کا ٹکڑا ہے اور آنکھیں ہمارے جسم کے اجزائیں۔ تیرے پر تیرے نازک پردہ۔

مسئلہ بشریت: یہ جگہ بھی مزاحمہ الاقدام ہے۔ جس کو اچھی طرح سمجھنا چاہئے کیوں کہ کہنے اور سمجھنے میں فرق ہے۔ کہنا ایک چیز ہے، سمجھنا دوسری چیز۔ دونوں کے لئے حکم اور فتویٰ جدا جدا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواجواہ بشر کہنا اور بشر کہہ کر پکارنا، بے شک بے ادبی ہے۔ ناجائز ہے گناہ ہے۔ اگرچہ ہم سمجھتے ہیں کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نوع بشر سے پیدا ہوئے تھے۔ کتابوں میں صاف صاف لکھا ہے کہ اور سبحانہ و تعالیٰ کو خالق المخلوقات کہیں گے، خالق النور: وائشنازیر نہ کہیں گے۔ حالانکہ خالق ان کا بھی او سبحانہ و تعالیٰ ہے نہ کوئی اور۔ آپ کے والد شریف کی نسبت کوئی پوچھے کہ یہ شخص کون ہے؟ جواب میں آپ کو کہنا جائے کہ میرے والد بزرگوار ہیں اگر

کہیں گے کہ یہ میری ماں کا شوہر ہے۔ یقیناً یہ بدتمیز ہی، بے ادبی، بے عزتی ہے۔ اگرچہ فی الواقع ایسا ہے بھی۔ یا مثلاً ہر ایک انسان لغوی معنی میں جانور (یعنی جاندار حینان) ہے۔ پر آپ کسی کو جانور کہتے تو دیکھیں، معلوم ہو جائے گا۔

”بشر“ عربی لفظ ہے، جس کی سندھی میں معنی ہے مانسو۔ اردو میں ”دی“۔ تو یہ ایسا لفظ ہے کہ جو کہ عام خاص، اعلیٰ ادنیٰ کے لیے کہنا جاتا ہے یعنی سبھی اس میں شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جس کا جو شان کیا ہے جو شرف بخشا ہے اور خاص صفات سے ممتاز اور سرفراز فرمایا ہے انہیں ضرور اس شاندار التاب اور صفات سے یاد کیا جائے گا۔ مثلاً: کوئی پیر صاحب، کوئی مولوی صاحب، کوئی شاہ صاحب، کوئی خان صاحب (وغیرہ وغیرہ) اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ یہ خدا کس کا ہے اور آپ کہیں کہ ایک آدمی کا ہے تو یقیناً آپ نے میری توہین اور بے ادبی کی اور مجھے آپ کا یہ گھنگٹو کا سخت ناگوار لگے گا۔ اگرچہ واقعی میں آدمی ہوں۔ بیل یا چارپایا نہیں ہوں لیکن اگر کہیں گے کہ پیر صاحب سرہندی کا ہے تو مجھے خوشی ہوگی۔

اب اگر ہم اپنے لئے اور دوسرے لوگ اپنے واسطے اس لفظ کسے سے بے ادبی اور بے عزتی سمجھتے ہیں۔ اب آپ بتائیں وہ کونسا مومن مسلمان ہوگا جو حضرت سرور کائنات ﷺ موجودات ارواحنا فداد کے لئے ایسا ہلکا لفظ استعمال کرے گا۔ یا ایسی پاک ہستی کو اپنا بھائی کہہ کر پکارے گا، جن پر ہماری جانیں، ہمارے ماں باپ، ہمارے عزیز واقارب سب کے سب قربان ہوں۔ دیکھیں قرآن شریف کی آیت مبارکہ

ترجمہ: (اے پیارے پیغمبر) آپ فرمائیں انہیں اگر تمہارے آباء و جداد اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری

قرآن پاک میں جاء بچاء آیا ہے کہ کفار رسولوں کو اپنے جیسا بڑھکتے تھے کیوں کہ انہوں کی نظر فقط بشریت پر قاصر تھی۔ انہوں کی آنکھیں نورانیت دیکھنے سے چمکاگر کی طرح نابین تھیں۔ حالانکہ وہ کمال اور حسن جمال کی صفات میں سب سے ممتاز اور بے مثال تھے اور قرآن شریف میں جہاں مماثلت آئی ہے، وہ مماثلت فی عوارض البشریت مراد ہے۔ جیسے کھانا پینا، شادی کرنا، اولاد جنا، خوشی اور غمی، بیماری اور تندرستی وغیرہا۔ فَلَا اِخْتِلَافَ وَلَا تَنَاقُضَ بَيْنَ الْآيَاتِ وَالْاَحَادِيثِ لِانَّ اِسْبَاتِ الْمُمَثِّلَةِ مِنْ وَجْهِهِ وَنَفْسِهَا مِنْ وَجْهِهِ اٰخِرٌ۔

یہ خط طویل ہو گیا ہے۔ اگرچہ کئی باتیں دل میں رہ گئی ہیں۔ مگر حق کی طلب کرنے والوں کے لئے، اتنا کافی ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو آپ کو چھپوانے اور اشاعت کرنے کی بھی اجازت ہے۔ باقی قصیدہ منکوم آپ کا، علم عروض کے قانون کے موافق نہیں ہے۔ شعری خامیاں اور غلطیاں اس میں بہت ہیں تو اسی صورت میں چھپوانا نہیں چاہئے۔ اگر اصلاح اور تصحیح کرا کر پھر چھپوائیں تو آپ کی مرضی۔

فقط والسلام اولاً و آخراً

عبدہ الفقیر شاہ آغا غنی عنہ

دوسرا مکتوب کچھ سوالوں کے جواب میں

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ

فضائل ماب قاضی انوار احمد صاحب سلامت باد

بعد السلام علیکم اور دعاؤں کے آپ کا چھوٹا مختصر خط ملا جس کا جواب لکھ

رہا ہوں۔

جواب: قرآن شریف کی حقیقی اور صحیح معنی وہ ہے جو مفسرین سلف صالحین سے عربی لغت اور اصطلاح موافق نقل کی گئی ہے۔ اس پر ایمان لانا اور یقین کرنا فرض ہے۔ صوفیہ کرام نے جو بعض معنائیں اپنے مشرب موافق بتائی ہیں وہ تشبیہ طور پر مجازی معنائیں ہیں۔ مثلاً فرعون سے نفس مراد لینا اور حضرت موسیٰ سے روح وغیرہ ذالک۔ یہ اگر شریعت کے موافق ہیں تو قبول کریں گے اگر موافق نہیں تو ہمیں قبول نہیں۔ جس طرح پہلے فرقہ باطنیہ اور اس دور میں خاکساری فرقہ علامہ مشرقی (نے) مخالف معنائیں بتائی ہیں۔ یہ قائدہ سب آیات اور تناسیر میں ہر وقت یاد رکھو۔ کُلُّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِيعَةُ فِیْهِ زِنْدَقَةٌ کلیہ قائدہ ہے۔

جواب: ۲-۳: گو (اس میں) کوئی شک نہیں کہ قرآن شریف میں جاء بجاء کثرت سے ذکر کرنے کا حکم آیا اور بڑی بشارتیں آئی ہیں، اس حکم کی تعمیل اور عمل صوفیائے کرام نے کیا ہے جو ایک "پل" اور ایک "دم" بھی غافل رہنا (اللہ تعالیٰ کے ذکر سے) جائز نہیں سمجھتے۔ فَطَوْنِي لِيَهُمْ ثُمَّ طَوْنِي لِيَهُمْ۔
ہاں رہا سوال یہ کہ اس مروجہ طریقے سے اشغال اور مراقبہ پہلے نہیں تھے، استاد یا مرشد لینا ضروری ہے یا نہیں؟ علم و لہم والے انسان تو ایسا سوال کرتے ہی نہیں؟ ہزار ہا فراتس اسلامی عبادات اور واجبات ہیں، مثلاً لکھنا پڑھنا، کتاب بنانا، مکتب اور مدرسہ، حج اور جہاد کے اسباب اور طریقے جو بعد میں پیدا ہوئے ہیں، ان سب میں استاد اور معلم لینا ضروری ہے تو یہ بھی ایسا ہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کسی کو الف ب ت کی پٹی پڑھائی ہے نہ صحابہ کرام نے۔ اب اگر کوئی یہ کہے گا کہ پٹی پر الف خالی ب کے نیچے ایک

تقط پڑھانا جائز نہیں ہے تو وہ شخص بے انصاف معاند یا مکابر ہے۔ ایسے شخص سے بحث و مباحثہ کرنا فضول و بے سود ہے۔ کل ما يتوقف عليه الشئ فله حكم ذالك الشئ قائمہ کلیہ ہے۔

آپ سے اگر کوئی کہے کہ اس مروجہ طریقہ سے قرآن پڑھانا، قرآن اور حدیث سے ثابت کریں تو آپ کیا جواب دیں گے۔ فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا.

فقط والسلام

عبدہ فقیر شاہ آغا عفی عنہ
از شیخ ماند اکوندہ بلوچستان
۳ ذی الحج سنہ ۱۳۷۲ھ

یہ مضمون شیعہ اور خارجیوں کے الزامات کے جواب میں ہے

گذشتہ شعبان سنہ ۱۳۷۵ھ میں ہماری منزل داد جروار گاؤں تحصیل ٹنڈو الہیار میں ہوئی۔ وہاں کئی لوگ گاؤں اور اسپاس کے گاؤں کے ملنے آئے اور شکایت کی اب یہاں بھی شیعہ لوگوں کی چھیڑ چھا شروع ہوئی ہے۔ مہربانی فرما کر اس مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالیں اور ہمیں صحیح راستہ دکھائیں۔

میں نے ان سے کہا کہ اس مسئلہ پر پہلے بھی کافی بحث مباحثہ اور مناظرے ہو چکے ہیں۔ دونوں اطراف سے ایک دوسرے کے رد کد میں کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ مگر یہ کام یعنی قرآن کریم اور حدیث شریف سے دلیل دلائل دینا تو ان کی کتابوں اور روایتوں سے ثبوت پیش کرنا بڑے بڑے علماء کرام کا کام ہے۔ میں آپ لوگوں کو چند باتیں عام فہم، عقل اور انصاف

کے مطابق، جو سب کو سمجھ میں آئیں، آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور فیصلہ آپ کے علم، عقل اور انصاف پر چھوڑتا ہوں۔

اول آپ کو معلوم ہے کہ مسلمانوں میں تین مذاہب یعنی فرقہ پیدا ہو چکے ہیں۔ ایک بڑا فرقہ ہے اہل سنت والجماعت کا جو سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولاد اطہر، خلفاء الراشدین اور تمام کے تمام اصحابہ کرام کے قتل، معتقد، ماننے والے اور محبت رکھنے والے ہیں۔

دوسرا فرقہ اہل تشیع کا ہے، جو محدود یعنی سوائے سات صحابہ کرام کے دوسرے سب کو ظالم، غاصب، فاجر، فاسق یا کافر اور منافق سمجھتے ہیں اور تبرا کرتے ہیں۔

تیسرا فرقہ ہے خارجیوں کا، وہ کفایت تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اہل بیت مطہرین کے مخالف، گلاخور اور دشمن ہیں۔ لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے پیارے برحق پیغمبر اور محبوب ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین مانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم و تکریم کرنا اپنے ادب فرض سمجھتے ہیں۔

یہ فطری بات ہے اور ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انسان جس شخص سے محبت کرتا ہے تو ان کے دوست احباب، ان کی اولاد اور اہل بیت سب محبوب اور پیارے لگتے ہیں۔ نہ فقط اتنا، بلکہ ان کے پڑوسی ان کے گاؤں کے ان کے ملک کے درخت، پک پرند بھی اچھے لگتے ہیں، بلکہ عاشقوں کے ہاں تو محبوب دروازے کا کٹنا بھی اچھا لگتا ہے۔

پائے سگ بوسیدہ مجنون خلق گشتس این چه بود

گفت مجنون این سگ اندر کوئی لیلیٰ رفت بود

اب آپ خود غور کر کے دیکھیں کہ فطرت کے موافق عقل اور انصاف کے مطابق مذہب اہل سنت والجماعت کا ہے یا رافضیوں اور خارجیوں کا۔ مثلاً آپ میرے مرید تخلص یا محب معتقد ہیں۔ مگر میرے عزیز اقربا کو، میرے خلیفوں اور مریدوں کے دشمن ہو، ان کو برا بھلا کہتے ہو اور ان سے بغض رکھتے ہو، پھر آپ یہ بتائیں میں آپ کو اپنا ہمدرد، دوست کر کے سمجھوں گا یا بد خواہ اور دشمن۔

دوسرا یہ کہ کسی شخص کی قابلیت یا کمال، یا نقصان اُن کے مصاحبین، شاگردوں اور متعلمین سے معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح آئینہ میں کسی کی شکل دیکھنی ہو، جس استاد کے شاگرد قابل فاضل اپنے فن میں جس قدر ماہر ہوں گے، اتنا ہی ان کے استاد کی دلیل اور قابلیت کی علامت ہے۔ اگر کسی پیر صاحب کا خلیفہ اور مرید نماز گزار، نیکو کار اور صاحب تقویٰ ہوگا، سمجھ میں آئے گا کہ ان کا پیر و مرشد بھی کامل اور فیاض و بزرگوار ہے اور اپنے پیر کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ اگر کسی ڈاکٹر یا حکیم کو پرکھنا ہو تو ان کے زیر علاج مریض دیکھنے چاہیں کہ کتنے شفا یاب ہوتے ہیں۔ اگر ہزار میں سے نو سو پچانوے مریض مر جاتے ہیں تو سمجھو کہ یہ حکیم یا ڈاکٹر جاہل، ناتجربہ کار، قاتل النساء والرجال ہے۔ اب آپ خیال کریں کہ حضرت سرور کائنات محمد موجودات سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ جن کی رسالت، تبلیغ و ہدایت عام جن و بشر بلکہ تمام مخلوقات کے لئے ہے اور آپ کا دین قیامت تک باقی رہنا ہے۔ ایسی عظیم الشان ہستی نے اپنی ساری عمر مبارکہ میں فقط ایک سو بھی سچے مسلمان پیدا نہ کئے۔

آپ کی رات دن کی صحبت تعلیم و تربیت سے فقط پلنگ یا سات کے سوا کسی کو بھی فیض یا فائدہ حاصل نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو بھی

سچا مسلمان اور صادق الایمان نہ بنا سکے۔ حالانکہ ہم جیسے ناقص پیر بھی ہزار ہا جان نثار قلمس مرید سچا وفادار معتقد بنا سکتے ہیں۔ بلکہ قادیانی جیسے جوٹھے مدعی نبوت کے بھی ہزار ہا مرید تابعدار پیدا کر سکتے ہیں، مگر سرورِ عالم جیسا سچا پیغمبرِ خدا کوئی بھی سچا وفادار یار پیدا نہ کر سکے۔ فیاللعجب۔

اہل تشیع والو! غور کریں خیال کر کے دیکھیں کہ یہ طعنہ، یہ عیب کس طرف راجع ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کی گلا، صحابہ کرام پر تبرانی الحقیقت حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی توہین اور گلا ہے۔

مکش خنجر مزن بر سینہ من

تقنی درد دل مبادا بر تو آید

مطلب یہ کہ حاضرین مجلس پر اس گنگو کا اثر اچھا خاصہ ہوا اور ان کے دلوں سے غل غش نکل گیا۔

پھر میں نے سما آئین قرآن مجید فرقان عظیم کو بھی کھول کر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں کیا فرماتے ہیں؟ کیوں کہ قرآن کریم سب کے ہاں ایک ہی ہے۔ دنیا میں دوسرا قرآن ہے ہی نہیں۔ باقی رہی حدیثوں کی کتابیں! شیعہ کہنے لگے کہ سنیوں نے بنائی ہیں اور سنی کہیں گے کہ شیعہ لوگ نے بنائی ہیں۔ قرآن پاک کے ترجمے سندھی، اردو، فارسی بلکہ دنیا کی ہر زبان میں صحابہ ہیں، آپ خود کھول کر پڑھیں۔ جاء بقاء سب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، ماجرین و انصار، اہل بیت مطہرین کی تعریفیں کی ہوئی ہیں۔ انہوں سے مغفرت، رحمت اور بہشت کے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ ہر طرح کی نعمتوں کی بشارتیں ملی ہوئی ہیں۔ یہ بشارتیں سب کے لئے عام علی الاطلاق ہیں۔ خاص حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی۔ رضی اللہ عنہم۔ کے نام مذکور نہیں ہیں، بلکہ ان صفتوں، نعمتوں

اور بشارتوں میں سب آل اصحاب داخل ہو جاتے ہیں۔ اگر خواجواہ اہل تشیع کے خلفاء ثلاثہ اور دوسرے صحابہ کرام کو ان سیرج نفوس اور عام بشارتوں سے نکالیں گیں تو پھر خارجیوں کو کیا جواب دیں گے؟ جو وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ وذریات پاک کو ان آیات اور بشارات سے خارج سمجھتے ہیں۔ ان کے جواب میں توشیحہ بالکل لاجواب اور حیران ہوں گے۔

شکر ہے ہمارا مذہب اہل سنت والجماعت سورج کی طرح روشن صحیح قرآن اور حدیث کے موافق عقل قیاس اور فطرت کے مطابق ہے۔ حسب آل کی ہمارا ایمان ہے اور عزت اصحاب ہمارا روح رواں ہے۔ ہم سب کے غلام ہیں، سب ہمارے سر تاج اور آنکھوں کے نور اور دل کا سرور ہیں۔

جدا آل و اصحاب کب میں نبی سے

یہ رنگ نبی وہ بوئے نبی

دعا ہے کہ خدا باری تعالیٰ ہمیں ان کی محبت میں زندہ رکھے، ان کی محبت میں مارے، دے اور ان کی محبت میں اُٹھائے۔

فقط والسلام

ترتیب ختمہ خواجگان

ہمارے طریقہ نقشبندیہ میں حضرات مجددیہ اور خلفاء طریقہ نقشبندیہ میں یہ ختم خواجگان مشہور اور معروف باعث فیوض باطنی و نزول برکات و حصول مقامات سیر و سلوک ہے۔ مقاصد دینی و دنیوی، حل مشکلات و قضاء حاجات کے لئے مجرب ہے۔ قدیم زمانے سے یہ وظیفہ معمول رہا ہے، پر اس دور میں اس کا رواج کم ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم اس کی ترتیب لکھ رہے ہیں۔ اپنے تخلصین

دوستوں اور عزیز اقربا کو اس کے پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں۔

ہمارے والد صاحب اور دادا جان کا طریقہ یہ تھا کہ عصر نماز کے بعد مسجد شریف میں باجماعت حاضرین حلقہ بنا کر بیٹھتے تھے اور سفید چادر بیچ میں بچھاتے تھے۔ اس پر ایک سو عدد کنکریاں کپڑے پر بکھیرتے تھے۔ دس کنکریاں اپنے حساب کے لئے اپنے سامنے مخلوط کرتے تھے۔ پہلے ہاتھ اٹھا کر باجماعت سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، پھر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے۔ پھر ان سو پتھریوں میں سے سے ۲۱ نکال کر ۷۹ پر سورۃ الم شرح پڑھتے تھے۔ پھر نکالی ہوئی ۲۱ کنکریاں واپس ڈالتے تھے اور جماعت میں تقسیم فرماتے تھے۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ شروع کرتے تھے اور ہزار مرتبہ قل هو الله پڑھتے تھے، پھر ہاتھ اٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اس کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے۔ پھر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۵۰۰ مرتبہ پڑھتے تھے۔ پھر درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، پھر حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۵۰۰ مرتبہ، پھر درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، پھر لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۵۰۰ مرتبہ، پھر درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، پھر يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ ۱۰۰ مرتبہ، پھر يَا كَاشِفَ الْمُشْكَلاتِ ۱۰۰ مرتبہ، پھر يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ ۱۰۰ مرتبہ، پھر يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ ۱۰۰ مرتبہ، پھر يَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ ۱۰۰ مرتبہ، پھر يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۱۰۰ مرتبہ پڑھتے تھے۔ اس طرح ختم کرتے تھے پھر ایصالِ ثواب اور آخر میں دعا اس طرح پڑھتی تھی:

الہی تو قبول گردانِ ثوابِ این ختماتِ مبارکاتِ بروحِ پر فتوحِ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اہلبیت اطہار ایشان و اصحابِ اخیار ایشان و تابعین ایشیان۔ خصوصاً ثوابِ ختمہ اول (یعنی قل هو الله احد)

بروحانیت حضرات خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم از حضرت صدیق اکبر تا بحضرت مرشدی و مولائی خواجہ محمد حسن جان سرہندی (یا ان کا جو بھی پیر و مرشد ہوں گا نام لیکر) برسان الہی ارواح متبرکہ ایشان بدرگاہ توشیح اور دم و سیدہ ساختم حاجات دینی و دنیوی از توی خواہم۔

اللَّهُمَّ اقْضِ حَاجَاتِنَا وَحَاجَاتِ مَنْ أَوْصَانَا بِالذُّعَاءِ
وَاحْصِلْ مُرَادَاتِنَا وَمُرَادَاتِ مَنْ أَوْصَانَا بِالذُّعَاءِ وَصَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ.

اعتصام حزب البحر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلْوَةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِي
لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ التَّنَائِبَاتِ
وَتَرْفَعَنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ
جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ (تین مرتبہ) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ *
مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ * إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ * إِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ * صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ * (تین مرتبہ) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ، لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
 وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا
 بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا
 بِمَا شَاءَ، وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا
 وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ * (تین مرتبہ) ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُم مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ
 أَمْنَةً نُّعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ
 يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرِ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ
 الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِمْ مَا لَا
 يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانِ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قَتَلْنَا هَهُنَا
 قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى
 مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي
 قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ * مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا
 سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي
 وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ
 فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً فَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى
 عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ
 آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا * رَبِّ

تَسْهَلُ وَيَسَّرُ وَلَا تُعَسِّرُ عَلَيْنَا بِحَقِّ الْفِ بَا تَا ثَا ج حَا خَا د
ذ رَا زَا سِرْ شِ صِ ضِ طَا ظَا عَا غَا فَا قَا كَا لَا مَا نَا وَا هَا
لام الف همزة يا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَلِيمُ يَا
غَلِيمُ أَنْتَ رَبِّي وَعِلْمُكَ حَسْبِي فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّي وَنِعْمَ
الْحَسْبُ حَسْبِي تَنْصُرَ مَنْ نَشَاءُ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَلِيمُ
تَسْتَلِكُ الْعِظَمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ
وَالْإِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الشُّكُوكِ وَالظُّنُونِ وَالْأَوْهَامِ
السَّائِرَةِ لِلْقُلُوبِ عَنِ مَطَالَعَةِ الْغُيُوبِ فَقَدْ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ
وَزُلْزِلُوا زَلْزَلًا شَدِيدًا وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا فَجِئْنَا
وَأَنْصُرْنَا وَسَخَّرْنَا هَذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِابْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ
الْجِبَالَ وَالْحَدِيدَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الرِّيحَ
وَالشَّيْطَانَ وَالْجِنَّ وَالْإِنْسَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ
الْبُرَاقَ وَالثَّقَلَيْنِ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَسَخَّرْنَا كُلَّ بَحْرٍ هَوَّلَكَ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْمُلْكِ
وَالْمَلَكَوَتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْآخِرَةِ وَسَخَّرْنَا كُلَّ شَيْءٍ
يَأْمَنُ بِيَدِهِ مَلَكَوَتُ كُلِّ شَيْءٍ كَهَيْئَةِ كَهَيْئَةِ كَهَيْئَةِ

أَنْصُرْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ وَافْتَحْ لَنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ
 وَأَزْرُقْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ وَاغْفِرْ لَنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ
 وَأَرْحَمْنَا فَإِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ وَاهْدِنَا وَتَجِنَّا مِنَ الْقَوْمِ
 الظَّالِمِينَ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رِيحًا طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي
 عِلْمِكَ وَأَنْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَأَحْمِلْنَا بِهَا
 حَمْلَ الْكِرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ يَسِّرْ لَنَا أُمُورَنَا مَعَ الرَّاحَةِ
 لِقُلُوبِنَا وَأَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي دِينِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ
 لَنَا صَاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَخَلِيفَةً فِي أَهْلِنَا وَاطْمِئِنْ عَلَى وُجُوهِ
 أَعْدَائِنَا وَامْسُخِمْهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْمُصْنَى
 وَلَا الْمَجِيءَ إِلَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا
 الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ
 فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ط يسّٰه وَالْقُرْآنِ
 الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ
 الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ لِنُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤَهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ لَقَدْ
 حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ إِنَّا جَعَلْنَا فِي
 آعْنَاقِهِمْ آغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ
 بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا
 يُبْصِرُونَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ شَاهَتِ الْوُجُوهُ شَاهَتِ الْوُجُوهُ

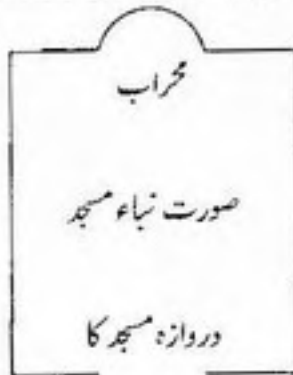
وَعَنْتِ الرَّجُلُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۚ طَسَّ
 حَمَعَسَقَ مَرَحَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَفِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْخٌ لَا يَبْغِيَانِ ۚ حَمَّ
 (۶ مرتبہ) حَمَّ الْأَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُونَ ۚ حَمَّ تَنْزِيلُ
 الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ
 شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطُّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهُ الْمَصِيرِ ۚ بِسْمِ
 اللَّهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حَيْطَانُنَا يَسَّ سَقْفُنَا كَهَيْعَصَ كِفَايَتُنَا
 حُمَعَسَقَ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۚ
 يَسْرُ الْعَرْشِ مَسْبُورٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللَّهِ نَاطِرَةٌ إِلَيْنَا بِحَوْلِ اللَّهِ
 لَا يَقْدِرُ عَلَيْنَا وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۚ بَلْ هُوَ قَرَأْنٌ مُجِيدٌ
 فِي لَوْجٍ مَحْفُوظٍ ۚ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۚ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۚ
 (تین مرتبہ) إِنْ وَلِيَّ مِنَ اللَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابُ وَهُوَ يَتَوَلَّى
 الصَّالِحِينَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (تین مرتبہ) بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ
 شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۚ
 (تین مرتبہ) إِنْ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَصَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اختتامِ حزب البحر

يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا نُورُ يَا نُورُ يَا حَقُّ يَا مُبِينُ أَكْسِنِي
 مِنْ نُورِكَ وَعَلِّمْنِي مِنْ عِلْمِكَ وَفَهِّمْنِي عَنْكَ وَاسْمِعْنِي
 مِنْكَ وَابْصُرْنِي بِكَ إِنَّكَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرُهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا
 عَظِيمُ اسْمِعْ دُعَائِي بِخَصَائِصِ لُطْفِكَ أَمِينَ أَمِينَ
 أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ يَا عَظِيمُ
 السُّلْطَانِ يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ يَا دَائِمَ التَّعَمُّعِ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ
 يَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ يَا دَافِعَ الْبَلَاءِ يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ يَا حَاصِرًا
 لَيْسَ بِغَائِبٍ يَا مَوْجُودًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ يَا
 لَطِيفَ الصَّنِيعِ يَا جَمِيلَ السِّرِّ يَا حَلِيمًا لَا يُعَجِّلُ يَا جَوَادًا
 لَا يَنْجَلُ أَقْضِ حَاجَاتِي يَا مَنْ لَهُ الْأَمْرُ كُلُّهُ أَسْأَلُكَ مِنْ
 الْخَيْرِ كُلِّهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ يَا مُجِيبُ أَجِبْ دُعَوْتِي
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

ترتیب زکوٰۃ حزب البحر

بارہ دن روزے رکھے، (مہینہ اور تاریخ کوئی بھی ہو۔) جلالی اور جمالی
 چیزیں کھانے سے پرہیز کرے۔ یعنی گوشت، دودھ، انڈے، مچھلی نہ کھائے۔
 فقط روٹی یا چاول لسی یا سبزی سے کھائے۔ ہر روز غسل کر کے پاک و صاف
 کپڑے پہنے، کسی مسجد میں جہاں لوگوں کا زیادہ گزرنا ہو، بنا کی طرح فرش پر



چاقویا چھری سے لکیریں نکالے۔ مسجد میں داخل ہونے کے لئے راستہ چھوڑ کر اندر جائے۔ پھر وہ دروازہ بند کر دے۔ لکیریں نکالتے وقت آیتہ الکرسی اور بسم اللہ پڑھتا رہے۔ کچھ خوشبو بھی اپنے ساتھ رکھے۔ پھر وہ در مسجد لکیروں والا لکیر کے ساتھ بند کر دے۔ دایاں قدم مسجد میں پہلے رکھے۔ چپے رکعت نوافل پڑھے۔ پہلے دو رکعت کا ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح مبارک کو بخٹھے۔ دوسرے دو رکعت کا ثواب جمع اولیاء و انبیاء کو بخٹھے۔ تیسری دو رکعت پڑھ کر اُس کا ثواب ان کے مصنف حزب البحر شیخ ابوالحسن خاڈلی رحمۃ اللہ علیہ کو بخٹھے، پھر حزب البحر اشاروں اور ترتیب کے ساتھ ۳۰ تیس مرتبہ پڑھے اول میں تین مرتبہ اعتصام والی دُعا، تین مرتبہ احتتام والی دُعا پڑھے۔ سجدہ کرے اور سجدہ میں اپنی مشکلات اور مطلوب کے لئے دُعا کرے۔ پھر لکیروں سے باہر نکلے اور لکیریں ختم کر دے۔ اس طرح بارہ دن یہ کام کرے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ صبح اور ایک مرتبہ شام کو پڑھتا رہے، تمام مشکلات دینی و دنیوی کے لئے مجرب اور معمول و وظیفہ ہے۔ ہمارے والد صاحب فرماتے تھے کہ جو زکوات نہیں نکال سکتا، وہ اس کے بغیر بھی پڑھ سکتا ہے۔ ہماری طرف سے اجازت عام مسلمانوں کو ہے۔ مرد ہو یا عورت، خاص ہمارے ہاں آکر اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

عبدہ فقیر عبد اللہ عرف شاہ آغا سرہندی۔

مخزن العلوم

حصہ: علم تعویذات کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ
الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

یہاں بعض انگریزی دان مغرب زدہ ضعیف الاعتقاد لوگوں کی ہدایت کے لئے یہ مضمون لکھنا چاہتا ہوں، جن کا ڈاکٹروں اور فلاسٹروں کے قول پر قرآن پاک اور حدیثوں سے زیادہ اعتقاد اور اعتماد ہے اور کہتے ہیں کہ دوائی استعمال کئے بغیر دم کرنے اور تعویذ باندھنے سے کیسے فائدہ ہوگا؟ یہاں میں خود ان کے اقوال اور تجربوں سے کچھ مثال اور دلیل پیش کرتا ہوں، جن کا ان پر ایمان اور اعتقاد ہے۔

سب ڈاکٹروں اور حکما کا اس بات پر اتفاق ہے۔ بعض بیماریوں میں انسان کی تنفس اور سانس لینے میں ایسا اثر ہوتا ہے کہ دوسرے صحت مند انسانوں کو بیمار کر دیتا ہے۔ ان کے سانس میں ہزار ہا جراثیم ہیں، جنہیں ہم دور بین کے بغیر دیکھ نہیں سکتے۔ مجھے بتائیں یہ اثر ان کے دم اور سانس میں کہاں سے آیا۔

دلیل اول: حاذق حکیم الملک اجمل خان نے لکھا ہے کہ جو شخص T.B کا مریض ہو وہ بندر کو اپنے ساتھ سونے کی تربیت دے، ان کے تنفس سے ان کی دوق کی بیماری دفع ہو جائے گی۔

دوسرا مثال: زندہ سانپ کو پکڑ کر ان کی گردن میں ایک دھاگہ باندھیں۔ یہیں اور زور دیکر اس ماردیں۔ پھر وہ دھاگہ نکال کر اپنے پاس محفوظ کر کے رکھیں، کسی خنائق کے مریض کو گلے میں باندھیں، خنائق کا یہ بہترین علاج ہے۔ اب مجھے بتائیں کہ سانپ کا باندھا ہوا دھاگہ انسان کے خنائق کو کیوں کہل کر مارتا ہے۔ (حکیم شریف خان دہلوی نے ایسا ہی لکھا ہے)

مثال تیسری: زہریلے سانپ کے کچے ایسے اقسام بھی ہیں جو ان کے دیکھنے سے انسان مر جاتا ہے۔ پھر اگر کسی انسان کی نظر کسی بچے کو لگا لے تو کونسا تعجب ہے۔ حالانکہ "نظر" کا تاثیر حدیثوں سے ثابت ہے۔

چوتھی مثال: "تھر" کا علاقہ (یہ سندھ صوبے تھر پار کر ضلع میں ہے) میں آپ نے سنا ہوگا ایک قسم کا سانپ ہے جس کو "بین" یعنی پینے والا کہتے ہیں۔ یہ سانپ سونے ہوئے انسان کی سانس پیتا ہے۔ اپنا منہ سونے ہوئے انسان کے منہ میں رکھتا ہے اور انسان فوراً مر جاتا ہے۔ اس سانپ کو دفع کرنے کے لئے تھری لوگوں کے پاس علاج یہ ہے کہ کچے پیاسی اپنے بستر پر رکھتے ہیں یا گلے میں باندھ لیتے ہیں تو اس پیاسی کی بدبو سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور نزدیک نہیں آتا۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ نقصان اور فائدہ کیوں ہوتا ہے۔

پانچویں مثال: بیش یعنی بچھناگ ایک جڑی بوٹی ہے جو سخت زہریلی ہے، جس کے نزدیک کوئی جانور جائے گا تو وہ مر جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کے نزدیک کوئی دوسری سبزی نہیں آگتی۔ بیسنس کے سینگوں کو تھوڑا رگڑ کر لگائیں تو ان کے تھنوں سے بجائے دودھ کے خون نکلے گا۔ مجھے بتائیں دوا تو سینگ کو لگی، ان کے تھنوں سے خون کیوں آیا؟

ہمارے گاؤں ٹنڈو سائیندا میں ایک ہندو غیر مسلم کو لہسی ہے جو بچھو کے کاٹنے والے پر دم کرتا ہے، جہاز پڑھتا ہے۔ بچھو کے کاٹے ہوئے ان کے پاس آتے ہیں اور شنایاب ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کی سب باتیں آپ مانتے ہیں۔ فقط کسی مؤمن مسلمان کے ”دم“ کرنے اور ”تعویذ“ کے فائدہ پر آپ شک کرتے ہیں۔ یہ نہایت بے انصافی اور سینہ زوری ہے۔

نقل: نفل ہے کہ بخارا کے بادشاہ بہت بیمار ہوئے، وہ زمانہ شیخ بوعلی سینا کا تھا۔ علاج کے لئے بوعلی سینا کو بلوایا گیا۔ اس کے آنے سے پہلے ایک بزرگ کو ”دم“ کرنے کے لئے بلوایا۔ جب حکیم صاحب آئے تو وہ بزرگ دم کر رہے تھے۔ بوعلی سینا جو آئے تو بزرگ کو دم کرتے دیکھ کر مسکرائے کہ اس دم کرنے اور ہاتھ پھیرانے سے کیا ہوگا۔ دوائی کھائی تو فائدہ بھی ہو۔ بزرگ مذکور سمجھ گیا اور دو تین سخت الفاظ بوعلی سینا کو سنائے اور کہا کہ میں نے سمجھا تھا کہ بوعلی سینا کوئی دانا اور حکیم ہے، پر ہے بڑائی احمق۔ حکیم بوعلی سینہ سب کر لال ہو گیا اور منہ سے، جھاگ نکلنے لگی، پر بادشاہ کے خوف سے، جو اس کا معتقد تھا، خاموش ہو گیا اور کچھ بھی نہ کر سکا۔ تب بزرگ نے بوعلی سینا کو قاطب ہو کر کہا کہ: میں نے مجھے کیا کہا؟ کوئی ڈنڈا مارا؟ فقط دو الفاظ کہے جو تجھے نہ لگے اور نہ زخم کیا۔ تیری حالت اتنی متغیر کیوں ہو گئی ہے جو تیری شکل اور صورت بدل گئی ہے۔ اگر میرے دم کرنے سے بادشاہ کی طبیعت بدل جائے تو اس میں کیا شک ہے اور کیا عجب ہے۔

علماء کا کہنا ہے کہ کلام میں ایسا اثر ہے جیسا تلوار اور بندوق میں نہیں ہے۔ کما قال شاعرہم

جراحات السنان لها التیام . ولا یلتام ما جرح اللسان

یعنی تیروں کے زخم چوٹ سکتے ہیں لیکن زبان کے زخم نہیں چوٹ سکتے۔ پھر خدا تعالیٰ کے کلام یا اولیاء اللہ کے ناموں میں تاثیر دفع ہو تو کونسا عجب ہے اور کونسا اعتراض ہے۔

مسئلہ: دم کرنے یا تعویذ لکھنے پر اجورہ لینا درست ہے۔ اس کا دلیل اس قصے سے ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت ایک گاؤں میں منزل انداز ہوئی۔ گاؤں والوں نے نہ ان کو کھانا کھلایا نہ رہنے دیا۔ مجبوراً ایک میدان میں ڈیرہ ڈال دیا۔ اتنے میں گاؤں سے ایک شخص ڈوڑٹا آیا اور آکر کہا کہ گاؤں کے رئیس کو سانپ نے ڈسا ہے، آپ میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ کہا کہ ہاں! ہم دم کریں گے لیکن اس کا اجورہ لیں گے۔ آپ کا رئیس امیر ہے، بکریوں کے ربوڑ سے بکریاں دیگا تو دم کریں گے۔ آخر کچھ بکریوں پر فیصلہ طے ہوا۔ بہر حال سورۃ الحمد پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک شاک ہو گیا۔ ایک بکری کاٹ کر کباب بنا کر کھائی۔ ایک اصحابی نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے، نہیں کھاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دے دی اور فرمایا تم لوگ کھاؤ اور میرا حصہ بھی رکھو۔ ایسا جائز اور مبارک مال کوئی دوسرا ہے کیا جس میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کھایا ہو۔

فصل اول بیماریوں کے علاج میں

سب بیماریوں کی ماں بخار ہے۔ بخار ایسی عام بیماری ہے جو ہر ایک بیماری کے ساتھ ناخواندہ مہمان کی طرح "مان نہ مان میں تیرا مہمان" ہوتی ہے۔ انسان کے بدن کے کسی بھی عضو میں تکلیف ہوگی تو بخار اس کے ساتھ

شامل ہو جائے گا۔ اور انسان کو ایسا ضعیف کر دیتی ہے کہ ایک دن کا بخار سارے سال کا ضعف پیدا کرتا ہے۔ اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حمی یوم کفارة سنة یعنی ایک دن کے بخار سے سارے سال کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سب بیماریوں سے پہلے بخار کا علاج متدم کر کے لکھ رہے ہیں۔ پھر دوسری بیماریوں کا علاج بترتیب اطباء یونانی از سر تا پا لکھیں گے۔

اقسام حمیات

بخار کی کئی قسمیں ہیں جو حکمت کی کتابوں میں مشعل مذکور ہیں۔ عام عالمگیر بیماری ہے جو دوسری ہر قسم کی بیماری میں شامل ہوتی ہے۔ اور انسان کی جان آخر اس کے ہاتھوں پر واز کر جاتی ہے۔

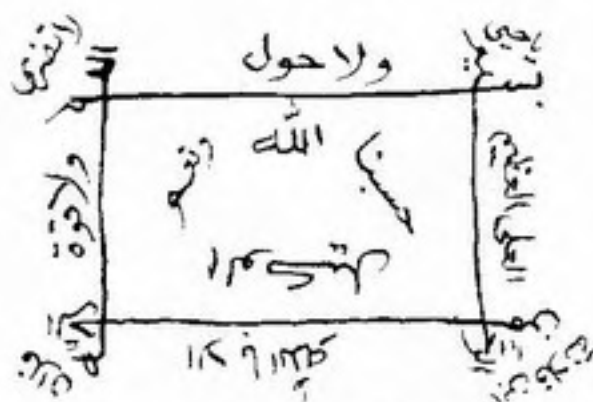
۱۔ ہر قسم کے بخار کے لئے یہ دعا مشائخین کے یہاں معمول اور مجرب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ
اِلٰی اُمَّ مَلْدَمِ الَّتِیْ تَاكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَّ وَتَهْتَمُّ الْعِظْمَ
اَمَّا بَعْدُ يَا اُمَّ مَلْدَمِ اِنْ كُنْتِ يَهُودِيَّةً فَبِحَقِّ مُوسَى الْكَلِیْمِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اَنْ لَا اَكْلِبُ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتُ لَهُ
دَمًا وَلَا هَسَمْتِ لَهُ عِظْمًا وَاَنْ تَتَحَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ
مَعَ الرَّحْمٰنِ اِلٰهَا اٰخَرَ وَاِلَّا فَانْتِ بَرِيْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَرِيْ
مَنْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ فَسَيَكْفِيْكَهْمُ

اللَّهُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ

یہ دعا مجھے یاد ہے آپ بھی یاد کریں اور بیمار پر پڑھ کر پھوکیں یا تعویذ
لکھیں یا چینی کے برتن پر لکھ کر پلائیں۔ جب تک بخار ہے، تب تک استعمال
کریں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ جہاں آپ کو نام نہ آئے تو فقط هذا المريض
لکھیں یا حامل کتابی هذا لکھیں۔

یہ نقش بھی بخاروں کے لئے مجرب ہے، یہ نقش لکھ کر بیمار کے
سرہانے یا تکیہ کے نیچے رکھیں۔ مجرب ہے۔



(۲) ہر قسم بخار اور لرزہ کے واسطے اس نقش کو بیمار کے گلے میں

بادھیں۔

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ	بِسْمِ
الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ	بِسْمِ	اللَّهُ
الرَّحِيمِ	بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ

(۳) نوع دیگر، بیمار کی پیشہ پر سیاہی سے "اذان" لکھے اور اس کے ماتھے پر قد قامت الصلوٰۃ لکھے۔ اگر بیمار اہل پردہ ہو تو کانڈ پر لکھ کر پیشہ اور ماتھے پر چھپا کرے۔ بیت الخا جاتے وقت قمیص یا چادر سے ان حروف کو ڈھانپنے۔
(۴) قرآن پاک سے تخفیف کی آیات لکھ کر تعویذ باندھے تو جلد شنایاب ہو جائے گا۔ ان آیات کا دم کرے یا چینی کے برتن پر لکھ کر مریض کو پلائیں۔ وہ آیات مبارکہ یہ ہیں:

۱- ذَالِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۖ ۲- يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ تَخْفَيْفَ عَنْكُمْ ۙ وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ صَعِيغًا. ۳- أَلَسُنَّ حَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ صَعْفًا ۴- آخر میں بسم اللہ کے ساتھ یہ آیت مبارکہ لکھیں اور آخر میں درود شریف لکھیں۔ وہ آیت مبارکہ یہ ہے: "قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَ سَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ"

(۵) یہ مذکورہ آیت مبارکہ یعنی قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي آخر تک ہر قسم کے بخار کے لئے مجرب ہے۔ پڑھ کر دم کرے، تعویذ لکھ کر دے یا چینی کے برتن پر لکھ کر پلائیں۔

(۶) اذان کے کلمات لکھے، ان کے ماتھے پر قَد قَامَتِ الصَّلَاةُ لکھے۔ یہ فقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ اذان کاغذ پر لکھ کر مریض کی پیشہ اور چاروں کونے بدن پر گوند سے چپکا دے اور اوپر سے پیراھن پہن لے۔

(۷) دھاگا بخار کے لئے دم کرنا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سورۃ الم نشرح شروع کرے۔ جہاں "ک" "کاف" آئے وہاں گرہ باندھے۔ اس طرح ۹ "ک" کی گرحیں آئیں گیں۔ وہ دھاگہ مریض کو گلے یا بازو میں باندھے تو بخار ختم ہو جائے گا۔

(۸) ہر قسم کے بخار کے لئے تعویذ: كَهَيْعَصَ نَبِيُّ ذِكْرٍ
رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكْرِيًا * اِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا * قَالَ
رَبِّ اِنِّي وَهِنَ الْعَظْمِ مِنِّي وَاسْتَعَلَ الرَّاسُ شَيْبًا وَلَمْ اَكُنْ
بُدْعًا اِيْكَ رَبِّ شَقِيًّا * وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ.

آخر میں درود شریف لکھ کر گلے میں باندھے اور تین پرچے کاغذ پر یا مٹی
لکھ کر روزانہ ایک پانی میں بھگو کر پئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بخار دفع ہو جائے گا۔

(۹) تین تین روز بعد آنے والے بخار کیلئے: ایسے بخار والے
مریض کو پہلے سورۃ رعد پڑھ کر دم کر کے، اول آخر میں درود شریف پڑھے۔ اس
طرح دوسرے اور تیسرے روز بھی دم کرے۔ اگر پہلے دم کرنے سے بخار چلا
بھی جائے تو پھر بھی تین روز تک دم کرے ورنہ بخار پھر واپس آئے گا۔

امراض سر

(۱) سر کے درد کے لئے تعویذ:

یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح	یابدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

(۲) سر کے درد کے لئے یہ آیت مبارکہ لکھ کر مریض کے سر کو باندھیں: **قَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِّن رَّأْسِهِ ففِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.**

(۳) سات فقہاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی لکھ کر سر کے درد یا آنکھ کے درد کے لئے باندھیں: ۱- عبد اللہ ۲- عروۃ ۳- قاسم ۴- سعید ۵- سعد ۶- سلمان ۷- حارث

(۴) سر کے درد کے لئے یہ تین بار پڑھ کر دم کرے، درد جاتا رہے گا۔ **أَسْكُنْ أَيُّهَا الْوَجْعُ بَعْرَةَ مَنْ لَّهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.**

(۵) پورے سر کے درد یا سر کے درد کے لئے تعویذ لکھ کر درد کی جگہ باندھیں۔ **لَا يَصُدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ * أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ غَرِقٍ نَعَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.**

(۶) ہر قسم کے درد کے لئے یہ آیت کریمہ بسم اللہ کے ساتھ پڑھ کر دم کرے یا تیل پر دم کر کے اس کی مالش کرے۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا.**

دماغ کی کمزوری کے لئے

(۱) ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھے اور یہ اسم شریف یا قوی گیارہ ۱۱ بار پڑھے۔

(۲) نگاہ کی کمزوری کے لئے یہ اسم مبارک یا نور گیارہ ۱۱ بار پڑھ کر اپنی

انگلیں پر بھونک کر آنکھوں پر پھیرے۔

سمجھ بڑھانے کے لئے

جو شخص یہ دعا ہر نماز کے بعد پانچ مرتبہ پڑھے گا، اس کی سمجھ تیز ہوگی۔
 "اللَّهُمَّ اكْرِمْنِي بِسُورِ الْقُرْآنِ وَأَخْرِجْنِي مِنَ ظُلُمَاتِ الْوَهْمِ
 وَالْحُظْرَةِ وَوَسِّسْ لِي الصُّدُورَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِحَقِّ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ."

(۲) جو شخص یہ دعا ہر روز پڑھے گا، اللہ تعالیٰ ان کو علم نصیب کرے گا،
 جو بھول گیا ہو گا وہ بھی یاد آجائے گا۔ "اللَّهُمَّ أَنْتَ الْعَالِمُ وَأَنَا الْجَاهِلُ
 فَصْنِ يَدْعُو الْجَاهِلُ إِلَّا الْعَالِمُ يَا رَبِّ."

ذہن کی تیزی اور مطالعہ کے کھلنے کے لئے

"اللَّهُمَّ تَوَزَّ قَلْبِي بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِي بِطَاعَتِكَ
 وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ."
 سبق شروع کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھے اور پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرے۔

امراض چشم

آنکھوں کے درد کے لئے تعویذ

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یا روح - یاروح - یا روح - یا روح

یا روح - یاروح - یا روح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ
فَبَصَّرَكَ الْیَوْمَ حَدِیْدًا * وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰی سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

آنکوں کی ہر قسم کی بیماری کے لئے یہ اشعار تعویذ بنا کر گلے یا سر پر باندھے۔

اذا ما مقلتی رمدت فكحلی - تراب مس نعل ابی تراب
هو البكاء فی المحراب لیلا - هو الضحاک فی یوم الحراب

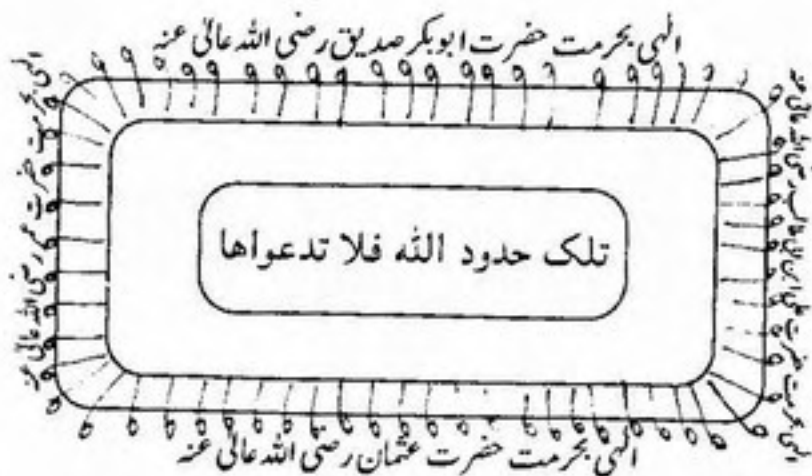
امراض دندان

دانت کے درد کے لئے یاد اڑھ کے درد کے لئے یہ آیت لکھ کر داند کے نیچے پکڑے، درد ختم ہو جائے گا۔

وَلِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ

امراض ناف

تعویذ برائے بپاشدن ناف یعنی ناف کاٹل جانا



امراض طحال

(۱) تلی کے امراض، تلی کے لئے کالی مرچ ایک تولہ صاف کر کے ان پر مرتبہ انا اعلیٰ نیک الکوثر پڑھ کر دم کرتا جائے، وہ مرچ مریض کو دے۔ مریض ہر روز سات دانے لیکر پانی کے ساتھ نگل لے۔

(۲) دوسری ترتیب تلی کو کاٹنے کی: اتوار کے دن چمکی مٹی سے تلی برابر مٹی کی گلیا بنا کے تلی پر رکھے۔ سیدھے ہاتھ سے چاقو لیکر بسم اللہ کے ساتھ الم تشریح پڑھ کر اس کو چاقو سے کاٹے۔ اس طرح سات مرتبہ کرے اول اور آخر میں درود شریف پڑھے۔ اس طرح تین اتوار کرے۔ انشاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی۔

(۳) ایضاً تعویذ برائے تلی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ یَمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَرُوْلَاہُ وَلَیْنِ رَاٰنَا اِنْ اَمْسَکَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا عَفُوْرًا یَا طَحٰلُ اَرْجِعْ اِلٰی مَکَانِکَ بِحَقِّ اَبِیْ بَکْرٍ ذِی الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ. تعویذ طحال کی جگہ باندھے۔

(۵) یرقان کاٹنے کا عمل: یہ عمل اتوار کے دن کرنا ہے۔ یرقان کاٹنے کے لئے کسی سبز درخت کے پتے مثلاً بیرن یا کیلے کے کاٹ کر لائے۔ ایک کونہ اس کا بیمار کے ہاتھ میں دے اور دوسرا اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے۔ چاقو لیکر ایک مرتبہ سورۃ لایلاف قریش پڑھے۔ ان پتوں میں سے ایک ٹکڑا کاٹے۔ اس طرح سات مرتبہ کرے اول اور آخر درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ یرقان کٹ جائے گا۔

امراض متعده

ہر قسم کے بواسیر کیلئے تعویذ: يَا رَحِيمُ يَا كُلَّ صَرِيحٍ وَ
مَكْرُوبٍ وَ غِيَاثٍ وَ مُعَاذَةٍ يَا رَحِيمُ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ
خَيْرَ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ لکھ کر کمر میں باندھے۔

(۲) فاتحہ الكتاب یعنی سورۃ الحمد اللہ بسم اللہ کے ساتھ سات مرتبہ پڑھ
کردم کرے۔ اگر ایسا بھی نہیں کر سکتا تو فقط بسم اللہ الرحمن الرحیم
پڑھ کر دم کرے۔ ناف سے لیکر گھٹنوں تک آگے اور پیچھے ہاتھ بھرائے۔

امراض ریاحی

بادی کے درد کے لئے تعویذ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا
الْمُبْعُوْتُ وَمَنْ يَدْعُ الْمُبْعُوْتَ اِلَّا الْبَاعِثُ يَا رَبِّ وَ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيَّ خَيْرَ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ. لکھ کر
درد کی جگہ باندھیں۔

(۲) اگر کسی کو اعضا میں درد ہو تو یہ آیت مبارکہ لکھ کر پانی میں گھول
کر پلائیں، درد ختم ہو جائے گا۔ وہ آیت یہ ہے: اِنْ رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ
الْمُحْسِنِينَ.

سب درد اور بیماریوں کے لئے یہ عمل مجرب ہے

سر کے درد، آنکھوں کے درد یا داندوں کے درد یا سانپ اور بچھو کا کاٹنا
ہوا ہو۔ بیمار اور پڑھنے والا ایک درخت کے نیچے درخت کے شے پر
ابدجد ہوز حطی الگ الگ اس صورت سے لکھے: اب ج د و ز ح ط ی۔ پھر دم

یہ نقش بھی ہمارے والد بزرگوار اور حضرت قبند دادا جان لکھتے تھے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

۳	۳	۸
۰	۵	۱
۲	۷	۶

اس نقش کے خواص میں لکھا ہے کہ اگر اس نقش اس کے عدد موافق ۶۶ چھ ماہ بار لکھ کر پانی میں دھو کر مریض کو پلانے یا آسبب وہ کو پلانے تو شفا ہوگی حالانکہ حکیم اس مریض سے عاجز ہو چکے ہوں۔ اگر بخار والے کو لکھ کر گلے میں باندھے تو شفا پائے۔ اس کے علاوہ کئی خواص ہیں اس میں۔

(۶) در مختار فقہ کی مستند کتاب میں ہے کہ اگر کسی شخص نے زیادہ کمالیا ہے اور اُس کو خدشہ ہے کہیں نقصان نہ ہو تو پیٹ پر ہاتھ پھرا کر تین مرتبہ یہ پڑھے اور دم کرے اللیقة لیقة عیدی ورضی اللہ عن سیدی ابی عبد اللہ الترشی۔ تو ان کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(۷) تعویذ ہر ایک درد کے شفا کے لئے: اس آیت مبارک کو تین دن لگانا رکاف پر لکھ کر دھو کر مریض کو پلائیں اور درد کی جگہ مسلیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاٰیْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ حَشِيَّةٍ لِلّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ يَا شَافِي يَا شَافِي يَا شَافِي

آیات شفا

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ امام ابوالتاسم قشیری نے فرمایا ہے کہ میرا بیٹا سخت بیمار ہو گیا اور مرنے کے قریب ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ فرمایا کہ تم کہیں غافل ہو آیات شفا سے۔ صبح کو میں نے آیات شفا قرآن شریف سے ڈھونڈھ کے نکالیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) وَيَشْفَى صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (۲) وَشِفَاءُ لِمَا فِي الصُّدُورِ (۳) يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ (۴) وَنُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (۵) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (۶) قُلْ هُوَ الَّذِي أَمَّنَا هُدًى وَشِفَاءً يَه آيات لکھ کر پلائیں گئیں تو وہ شفا یاب ہو گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ ان کے پاؤں میں سے لوہے کی زنجیر کھل گئی۔

ہمارے بزرگ بھی چینی کے برتن پر لکھ کر پلاتے تھے۔ اگر برتن نہ ہو تو کاغذ پر لکھ کر پلائیں، سات دن تک۔ کیسا بھی مرض ہوگا، شفا یاب ہو جائیگا۔ مسئلہ: یہ آیات قرآن پاک کی ہیں۔ لہذا لکھتے وقت اور دھونے وقت وضو سے ہونا ضروری ہے۔ میں اپنا نام (عبداللہ فاروقی) بھی بغیر وضو نہیں لکھتا، کیونکہ اس میں اسم ذات اللہ کا ہے۔

نوع دیگر: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ کوئی شخص اگر سخت بیمار ہو تو یہ عمل کرے۔ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس مرتبہ نیچے

دی گئی ترکیب سے الحمد شریف پڑھے کہ الرحیم کے "م" کو الحمد کے "لام" سے ملا کر پڑھے۔ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كے۔ پانے پر دم کر کے پیئے۔ یہ فقیر عرض کرتا ہے اگر خود نہیں کر سکتا تو کوئی اور شخص اس کی طرف سے پڑھ کر دم کرے۔

ہر قسم کی بیماری کے لئے تعویذ: ہمارا دادا جان سراج الاولیاء حضرت خواجہ عبدالرحمن جان سرہندی قدس سرہ ہر قسم کی بیمار بال بچوں کے لئے تعویذ اس طرح لکھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ
اِسْمِہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶

امراض رحم

تعویذ برائے بقاء حمل:

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُحٰی خَذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَاَتَيْنَهُ
الْحُكْمَ صَبِيًّا (سورة مریم رکوع ۱) وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ ؕ

ایضاً: جس عورت کا بچہ قبل از وقت صابج ہو جائے تو ایک دھاگر لعل رنگ کا
عورت کے قد کے برابر لیا جائے اور اس پر نو (۹) گراہیں دی جائیں اور ہر گره
پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دیا جائے: وَاَضْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا
تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ صَنْیِقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ * اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ هُمْ مَحْسُنُوْنَ * (سورة نحل رکوع ۱۹)

(۳) جو عورت ہمیشہ پٹی جھے، اُن کے پیٹ پر انگلی سے گول دائرہ
بنا کر ہر بار "یا مہتین" پڑھتا جائے اور اس طرح ۷۰ مرتبہ کرے۔ انشاء اللہ
تعالیٰ فرزند نرینہ عطا ہوگا۔ (خود عورت کرے یا کسی محرم سے کرائے)

ہمارے استاد مولوی خیر محمد گسی ہمیشہ یہ عمل کرتے تھے اور ان سے بیٹے
پیدا ہوتے تھے۔ اس طرح انہیں سات بیٹے تھے۔ میں یہ دعا چینی کے برتن پر
لکھ کر پلاتا ہوں۔ غیر محرم عورت کو دم کرنا مشکل ہے۔

دوسری ترتیب: اولاد نرسہ کے واسطے مجرب ہے۔ عورت کو جب حمل کی علامت پیدا ہوا اور دوسرا یا تیسرا مہینہ ہو تو مرد اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے اور کہے: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ مَسْمِیْتُ لَکَآ مَا فِیْ بَطْنِ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ اَحْمَدًا وَّ مُحَمَّدًا فَکَوْنُوْهُ ذَکْرًا۔

عقیمہ عورت کے واسطے: یعنی ایسی عورت جس کو اولاد نہ ہوتی ہو یا حمل قائم نہ رہتا ہو، ایسی عورت کو عمری میں عاقرہ کہا جاتا ہے۔ چالیس دانہ لونگ لیا جائے اور اس پر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ * اَوْ كَطَلْمَتٍ فِیْ بَحْرِ لَلْحِیِّ
تَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ طَلْمَتٌ بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَذُو لَمْ یَکْذُ یَزَاهَا وَ مَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ
لَهُ نُوْرًا فَما لَهُ مِنْ نُّوْرِہ

ایام پاکانی میں ایک لونگ کھانا شروع کرے اور ان سے صحبت کرے۔
لونگ رات کو سونے وقت کھا کر اس پر پانی نہ پئے۔

(۲) دوسری ترتیب اسم شریف "یا مہدی" ۹ تشریوں پر لکھ کر۔ ہر مہینے کی ابتدا میں تین تشری پئے، اس دوسرے مہینے میں تین اور تیسرے مہینے میں بھی تین تشری پی جائے۔ امید کہ بار آور ہوگی اور یہ تعویذ لکھ کر اپنے گردن میں ڈالے۔

"اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرَْحَامُ وَ مَا تَزَادُ و کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہُ بِمِقْدَارٍ * عَلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَةِ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالِ * یَا زَکْرِیْنَا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِعِلْمٍ * اسْمُہُ یَحْنٰی لَمْ نَجْعَلْ

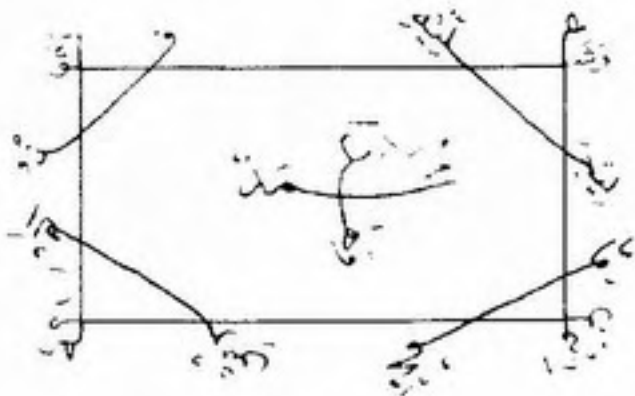
لَهُ مِنْ قَبْلِ سَمِيًّا * وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى خَيْرَ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ."

(۳) جس عورت کا بچہ پیٹ میں خشک ہو جائے تو یہ آیت مبارکہ چینی
کے برتن میں لکھ کر چالیس دن تک بلا نادمہ پئے، تاکہ اس بچہ پیٹ میں ہرا
ہو جائے۔

"بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ * سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ
كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ *
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ."

تعویذ آسانی ولادت اور درد کے لئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ * وَأَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ * وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ * وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ
* لکھکر اور دھو کر پلایا جائے، فوراً نجات ہو جائے گی۔ یہ نقش فطیر کا مجرب
ہے۔ لکھکر مریض کے نظر کے سامنے پکڑ کر رکھا جائے۔ اگر وہ بچہ جنم میں دیر
کرے تو اس نقش کو دھو کر پلایا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد چھکارا ہوگا۔



فصل دوسری

سحر، آسیب اور دوسری آفات کے علاج میں

مسئلہ: سحر اور جادو کی تاثیر صحیح ثابت ہے، قرآن شریف میں مذکورہ ہے اور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک یہودیہ کا جادو کرنا اور آپ ﷺ کی طبیعت مبارکہ کا کتنے دن پریشان ہونا اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا نازل ہونا، اس کے بعد اُس سحر سے عافیت حاصل کرنا۔ صحیح احادیث میں بیان کیا ہوا ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہاں ہم کو یہ اعتقاد رکھنا فرض ہے کہ نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور اس کے حکم سے ہے۔ والدرد خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ۔ انسان کو کسی کو مارنے یا زندہ کرنے کی طاقت نہیں۔

باقی یہ مسئلہ جدا سوال ہے کہ سحر کرنا ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے کہ نہیں۔ سو بیشک وہ بڑا گناہ اور حرام ہے۔ مگر تاثیر تو ضرور اس میں ہے۔ جس طرح دوائیں سخت زہر والی ہیں، ان کا کھانا کھلانا، آدمیوں کو ان سے مارنا گناہ اور حرام ہے۔ یا تلوار اور بندوق میں تاثیر کاٹنے اور مارنے کا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اس کو ناجائز طریقے سے استعمال کرنا سخت منع ہے۔ اسی طرح وظیفے اور دعائوں سے۔

ہم نے یہ تعویذات کے باب میں اس لئے لکھا ہے کہ اس ملک بلوچ تان میں یہ فتنہ فساد جادو کا عام ہے۔ مرد اور عورت شادی شدہ کو جادو

عمل ۲: سورۃ فاتحہ الكتاب (الحمد شریف) آیت الکرسی۔ چار قل یعنی قل یا ایہا الکافرون - قل هو اللہ احد - قل اعوذ برب الفلق - قل اعوذ برب الناس * یہ سب سورتیں اور آیت الکرسی پڑھ کر دم کریں، ارضی اور سماوی آفات اور بلاؤں سے حفاظت کے لئے بھی مفید ہے۔ خصوصاً حمر اور جادو۔ سانپ کے کاٹے کے لئے بھی بھد تجربات میں آئی ہیں۔ حمر اور جادو کے لئے دن میں تین مرتبہ پڑھ کر سارے بدن پر دم کیا جائے۔ سانپ کے کاٹے کو نمک پر دم کر کے کھلائے، ڈنک والی جگہ پر وہ نمک مسلیں۔ پاگل کتے کے کاٹے پر آیت الکرسی، پڑھ کر دم کریں۔ تجربات میں سے ہے۔

عمل ۳: سُورَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيَذْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝
وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كَلِمَاتٍ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. إلهی بحرمتِ حاجنی دوست محمد قندهاری قدس اللہ تعالیٰ بصرہ الاقدس اللہم اشفی بصاحبِ هذا المرَضِ بِحُرْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَ جَبْرُوتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اس مجموعہ کو پڑھ کر دم کریں یا پانی پر دم کر کے پلائیں۔ سب مرضوں، بیماریوں اور دکھ دفع کرنے، جن اور آسیب کے اثر اور نظر بد وغیرہ کے لئے بے حد مفید اور مجرب ہے۔

عمل ۴: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّامَاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هُمْرَاتِ الشَّيْطٰنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَصْرَمَعُ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَا وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

سخت بیماری کے لئے لکھ کر بازو یا گلے میں باندھیں۔ اگر کسی کے سارے وجود اور اعصاب پر جادو کیا ہوا ہے تو اس تعویذ کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں دھو کر پلائیں۔ تھوڑا پانی کڑوے تیل میں ملا کر درد والی جگہ پر مالش کریں۔ بفضلہ تعالیٰ کل خیر ہو جائیگا۔

عمل ۵: جادو اور سحر کے دفع کے لئے: اگر کسی پر جادو یا سحر کیا گیا ہو تو سورۃ اعراف کی یہ آیات (۱) فَوْقَ الْحَقِّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ، فَعَلْبُوا هُنَالِكَ وَاَنْقَلَبُوا صِغَرِیْنَ، وَالْقَى السَّحْرَةَ سَاجِدِیْنَ، قَالُوا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوسٰی وَهٰرُونَ، اور سورۃ یونس کی آیت حوالہ (۲) فَلَمَّا الْقَوْا قَالَ مُوسٰی مَا جِئْتُمْ بِهٖ السَّحْرَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَبِطْلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ، وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ،

سورۃ طہ کی آیت حوالہ (۳) اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدًا سِحْرًا وَلَا يَفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى پڑھکر پانی پر دم کر کے۔ اس پانی کی مریض کے چہرہ اور سر پر چھینٹیں ماریں، جادو اور سحر کا اثر باطل ہو جائیگا۔

عمل ۶: جنون اور غیبات کے اثرات اور شیطان کی شرارت کو دفع کرنے کے لئے، خواہ بدن انسانی میں ہو یا پتھر وغیرہ، پھینکنے کی شرارت کرتے ہیں یا آگ لگاتے ہیں، آیت الکرسی اور معوذتین اور آذان کے کلمات بڑا اثر کھتی ہیں۔ خود نہ پڑھکر سکتا ہو تو کوئی دوسرا پڑھکر اس پر دم کرے۔ یا پانی پڑھکر پلانے۔ دوسری مشہور دعا حرزانی دجانہ بھی مثل کا معمول رہا ہے۔ یہ دعا لکھ کر گے میں باندھنا، دم کرنا یا پانی پر دم کر کے پلانا یا لکھ کر جگہ میں لٹکا دینا درست ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جنون کا آزار دفع ہو جائیگا۔ وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعَمَّارِ وَالرُّوَّارِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرِ یَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْخَلْقِ سَعَةٌ فَاِنْ تَکُ عَاشِقًا مُّوَلِعًا اَوْ مُفْتَحِمًا مُّوْذِیًا فَهٰذَا کِتَابُ اللّٰهِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرَسَلْنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ اَتُرْکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ هٰذَا وَاَنْطَلِقُوْا اِلٰی عِبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالِی مَنْ یَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ الْهٰنَا اٰخِرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وِجْهَهُ لَهٗ الْحُکْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ حَمَّ لَا یَنْصُرُوْنَ حَمَّ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسِیْکْفِیْکُمْ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ

الْعَلِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

تعویذ اسماء اصحاب کشف: اصحاب کشف کے اسماء گرامی لکنکر مکان میں لٹکائیں، کشتی میں سامان میں یا اپنے پاس رکھیں، چوری نہیں ہوگی، کشتی نہیں ڈوبے گی، کچھتی میں برکت ہوگی، امن وامان میں رہیں گے، بیماری اور دوسری حاجات کے لئے مجرب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الہی بخرمت یملیخا - مثلینا -

مکثلمینا - مرنوس - دبرنوش - شاذنوش -

کشطیظنوش - واسم کلہم قطمیر - ۱۲

دھاگہ آسیب اور جن کے لئے: گیارہ تاگے کالے سوت یا نیلے سوت کی ڈیڑھ گز لمبی لیکر اس پر یہ آیت متبرک ۳۱ کتابیس بار پڑھکر دم کریں اور ہر بار گائے دیتے جائیں۔ آیت مبارک یہ ہے: انہم یکیدون کیدا واکید فمہل الکفرین امہلہم رویدا وہ دھاگہ آسیب زدہ انسان کو گلے میں پہنائیں۔

تعویذ واسطے دفع وبا، طاعون کیلئے اور واسطے دفع بیماریوں

چوپایوں کے لئے مجرب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الابی بخرمت حضرت خواجہ محمد صادق بن شیخ

احمد فاروقی سرہندی قدس سرہما دارندہ این کلمات را

از اصابت وبا و طاعون نگہدار الامان الامان الامان

یا حضرت شاہ عبدالقیوم سرہندی جانباز بلا گردان
 سِی خَمْسَةَ أَطْفِئِ بِهِمْ حَرَّ الْوَبَاءِ الْخَاطِمَةَ
 الْمُصْطَفَى وَالْمَرْتَضَى وَأَبْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ

اور اگر وبا کے دنوں میں کاغذ پر لکھ کر گھر کے چاروں کونوں پر چپکادیں
 تو اس طرح زیادہ لگتا جائے (باشندگان این مکان را از اسابت و باوطاعون
 نجات داند۔)

چھپک کی بیماریوں کے لئے عمل: سالم و ثابت چانول یعنی ٹوٹے
 ہوئے نہ ہوں۔ ان پر چالیس مرتبہ سورۃ انا اعطیناک الکوثر پڑھ کر دم کرے۔ ہر
 روز سات دانے پانی سے نکل لے اور اگر بچے ہو تو ایک دفعہ یا تین دانے پانی
 سے نکل لے۔

پیشاب، پانچا نہ بند ہونے اور پتھری کے لئے عمل: یہ آیت لکھ کر
 پانی میں گھول کر پلائیں۔ وَإِذِ اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا
 اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ عَيْنًا ط
 عمل برائے دفع ہر مرض: ریت کو ہاتھ سے ہلائے اور یہ آیت مبارک
 پڑھ کر دم کرے لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ پھر اس آیت کو چاروں طرف ڈالے اور سورۃ یس پڑھے پھر یہ دعا
 پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
 وَسَلِّمْ اِلٰهِيْ بِحَقِّ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ بَهَاؤِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِ اِحْفَظْ
 هَذِهِ الزَّرَاعَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْاَفَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ وَالْمَخَافَاتِ وَالرِّيَّاحِ
 وَالصَّفْرَاءِ وَالسُّودَا وَشِرِّ الْخَنَازِيْرِ وَالْمُفْسِدَةِ وَالْفَارَةَ وَمَنْ شَرَّ

كَلِّ دَابَّةً أَنْتَ اخِذْ بِمَا صَبَّيْتَهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ط
 عمل واسطے دفع ٹڈی دل کھیت کے: کانڈ کے چار ٹکڑوں پر یہ آیت
 لکھ کر چاروں طرف باندھے۔ مری دل بھاگ جائیگی۔ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ
 فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ط وَاللَّهُ لَا
 يُحِبُّ الْفٰسَادَ .

عمل واسطے دفع کھیت کی چوہوں کے: سورة تبت یدالکھنے کے بعد
 اٰتِيهَا الْغِيْرَ اِذْ تَجْلِيْ عَنَّا فَاِنْ لَّمْ تَرْتَجِلِيْ فَاذْنِيْ بِحَرْبٍ مِّنَ
 اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ اَنْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهِ قُلُوْبَهُمْ حَسْبَ اللّٰهِ وَنَعْمَ
 الرَّكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ لکھ کر
 لکڑی میں باندھ کر کھیت میں لگائی جائے۔

عمل برائے کثرت پانی نخر و کنواں: یہ آیت مبارک پاک
 ٹھیکری پر لکھ کر کنوئیں میں ڈالیں پانی زیادہ ہوگا۔ ثُمَّ قَسَمْتَ قُلُوْبَكُمْ
 مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدَّ قَسُوَةً ط وَاِنْ مِنْ
 الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ ط وَاِنْ مِنْهَا لَمَا يَشْقُقُ
 فَيُخْرِجُ مِنْهُ الْمَاءُ ط وَاِنْ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا
 اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ .

عمل: اگر بھینس دودھ نہ دے یا ان کو نظر لگ جائے یہ تعویذ لکھ کر ان کے
 سینگ میں باندھ دیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذُرْعُهَا سَبْعُوْنَ
 ذِرَاعًا فَاَسْلُكُوْنَهَا * اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ * وَلَا

يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ *

عمل: مکس زیادہ ہونے کے لئے یہ تعویذ ماندھانی (جس کے بلونے سے مکس نکلتا ہے) کے سر پر باندھیں۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ وَبَارِكْ فِيْ هَذِهِ اللَّبَنِي وَالزُّبْدَةَ وَاحْفَظْ يَا حَفِيْظُ هَذِهِ الزُّبْدَةَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَنُقْصَانٍ بِحَرْمَةِ يَمَلِيْخَا، مسكيلنا، مكسلمنا، مرنوش، دبر نوش شاذنوش، كشفوطس، قطمير، وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِزَةٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ *

عمل چور پیدا کرنے کی ترتیب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُبَسِّئُ اِنَّهَا اِنْ تَكَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ

تفہین یعنی تین دفعہ تالی بجائے اور تین دفعہ یہ آیات شریف پڑھے اور سورۃ یس پڑھے۔ یہ عمل کرتے وقت لعل رومال ہاتھ میں لیکر اس کو بل دیتا رہے۔ جب یس شریف ختم ہو جائے تو ایک بڑی سوتی لیکر اس رومال کی سارے تھول میں سے گزارے تاکہ کوئی تہ باقی نہ رہے۔ پھر بھاری وزن کے نیچے اس رومال کو رکھ دے۔ چور کو ایسی پریشانی اور دھشت ہوگی کہ خود بخود چرائی ہوئی چیز واپس کر دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجرب ہے۔ از شیخ مظہر مدنی، گم کئے ہوئے مال کے لئے یہ دعائیں دن، تین مرتبہ پڑھے اور چھ اطراف میں دم

کرے۔ گم کیا ہوا مال پیدا کرنے کے لئے مجرب ہے اور مشائخوں کا معمول رہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَرْضَ اَرْضُكَ
وَالسَّمَاۗءُ سَمَاۗءُكَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَكَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كُلَّهُ اَصِیْقَ
عَلٰی مَنْ ذَهَبَ بِهٖ حَتّٰی یُرُدَّهَا اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّ مَنْ فِی
الْاَرْضِ وَرَبُّ مَنْ فِی السَّمَاۗءِ قَادِرٌ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَغَالِبٌ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَاۗءِ الضَّالَّةِ وَتَهْدِیْ مِنَ الضَّالَّةِ اَزِدُّ عَلٰی
صَالَتِیْ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَاۗئِكَ وَفَضْلِكَ وَصَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ.

اگر کسی اور کے طرف سے یہ دعا پڑھے تو بچاگے ضمیر متکلم کے ضمیر
غائب پڑھے۔ مثل الی کے بجاء الیہ، علی کے بجاء علیہ، صالتی کے بجاء صالانہ
پھر یہ رباعی منسوب شیخ الاسلام عبداللہ انصاری کی پڑھے:

یارب بگوش دلم ز غیب آواز رسان ضرع دل خستہ بہ پرواز رسان
یارب کہ بہر دانگی مردان خدا این گم شدہ مرا بمن باز رسان
دوسرے شخص کی طرف سے یوں پڑھے:

این گم شدہ دوران باز رسان

مال مویشی کے جلد بکنے کے لئے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَاَسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمْ الَّذِیْۤ اَبَاۤیْعُكُمْ بِهٖ وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِیْمُ وَصَلِّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ
وَاصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ لکھ کر سامان میں باندھ دے۔

نقش برائے برکت و کثافتش رزق

بسمہ سبحانہ و تعالیٰ

یا کافی	یا مغنی	یا فتاح	یا رزاق
یا مغنی	یا فتاح	یا رزاق	یا کافی
یا فتاح	یا رزاق	یا کافی	یا مغنی
یا رزاق	یا کافی	یا مغنی	یا فتاح

ای آنکہ بذات خویش پائندہ تویی از دامن شب ببح برارندہ تویی
 کارمن بیچارہ قوی بستہ شدہ بکثای درمی کہ در کثائیدہ تویی
 اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنِ حَرَامِكَ وَاغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ
 عَنِ مَنِّ سِوَاكَ.

اوپر دی ہوئی دعا یاد کریں، ہر نماز کے بعد تین بار پڑھیں۔ رزق کثافت
 ہوگا۔ قرض سے نجات ملے گی۔

بقیہ فوائد مختلفہ

سانپ کے زہر زائل کرنے کا عمل: سورۃ فلق پڑھنا مجرب ہے۔

سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے یا ڈنگ والی جگہ پر دم کرے۔

بچھو کے ڈنگ کے لئے عمل: جسے بچھو کاٹے اس کو کہنا چاہیے کہ جہاں

ڈنگ لگا ہے اس جگہ ہاتھ رکھے۔ پھر سات مرتبہ التحیات پڑھے۔ درد والی جگہ

پر دم کرے اور تھوڑے پانی پر بھی دم کرے۔ دو تین گھونٹ پانی کے لے اور

تین مرتبہ مریض اپنے درد والے عضوہ کو زمین پر مارے۔ دم کرنے والا مریض سے پوچھے کہ اب درد کہاں ہے، جہاں درد ہو اس پر ہاتھ رکھ کر اوپر دی ہوئی ترتیب سے عمل کیا جائے یا التحیات پڑھنے والا تیز تیز اس جگہ پر ہاتھ گھماتا رہے، تین بار تکرار کرنے سے پہلے انشاء اللہ درد ختم ہو جائے گا۔

پاگل کتے کے کاٹنے کا عمل: روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر یہ آیت مبارکہ لکھے اور ہر روز ایک ایک ٹکڑا پاگل کتے کے کاٹے ہوئے کو کھلائے وہ آیت مبارکہ یہ ہے: **اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا * وَاَكِيدُ كَيْدًا * فَمَهْلِكِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهَلِيْهُمْ رُوِيْدًا ***

ذکر طریقہ کیفیت ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ واسطے حصول جمیع مقاصد دینی و دنیوی و مجرب حل مشکلات درد و شریف اول و آخر سومرتبہ۔ پانچ سومرتبہ **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ** سوائے زیادتی لفظ **"نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ"** کے پانچ سو مرتبہ پڑھے تاکہ مطلوب حاصل ہوں اور مشکلات آسان ہوں۔

تمت بالخیر

مترجم

فقیر غلام مصطفیٰ سومر ودیھاتی

فرزند مرحوم مولوی غلام حسین سومر ودیھاتی

از درگاہ ٹنڈو سائیند ادھر شریف

۲۸ شعبان الکریم ۱۳۲۰ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سرورِ کائنات ﷺ جي دربارِ اقدس ۾

هديه صلوة وسلام

مُبتدئي مُنتهئي تي صلواتون سلام	مصطفيٰ مجتبيٰ تي صلواتون سلام
زِينَةُ الْأَصْفِيَاءِ تي صلواتون سلام	سيد الانبياء تي صلواتون سلام
أَنْ جِي آمِد عَلِيّ تي صلواتون سلام	جنهن جي آمد سان ٿي وٺي گهڻي روشني
أَنْ جِي رَحْمَتِ عَلِيّ تي صلواتون سلام	جنهن جي رحمت سان ڪون و مڪان آهي
أَنْ جِي نُورِي نِگَاهِ تي صلواتون سلام	آهي جنهن جي نگاهه ڪَرم سڀ تي
أَنْ جِي جُودِ وَسَخَاّ تي صلواتون سلام	آهي جنهن جي سَخَاّ ۽ عَطَا سڀ تي
أَنْ جِي آدَا هَا وَفَا تي صلواتون سلام	تُهَنجِي هَر هڪ آدَا ٿي خُدا ڪي وٺي
أَنْ رِضَا پُر جِيَا تي صلواتون سلام	تُهَنجِي هَر هڪ رِضَا ٿي خُدا ڪي وٺي
أَنْ خِيَسِرُ الْوَرِي تي صلواتون سلام	سبز گنبد ۾ جيڪو مڪين آهي
أَنْ نُورِ السُّنْدِي تي صلواتون سلام	سرزمينِ عرب جي جنهن مقدس ڪئي
أَنْ صَاحِبِ تَقِي تي صلواتون سلام	صدق ۾ ٿيو صديق سڀن کان مٿي
أَنْ صَاحِبِ نُهِي تي صلواتون سلام	عدل ۾ ٿيو فاروق سڀن کان مٿي
أَنْ جِي آدَبِ وَ حَيَا تي صلواتون سلام	ها آدَبِ هَا حَيَا ٿيو عُثْمَانِ عَنِي
أَنْ جِي هِمَتِ عَلِيّ تي صلواتون سلام	شيرِ يزدانِ علي ٿيو سڀن جو ولي
أَنْ جِي سِنِ مُجْتَبِي تي صلواتون سلام	اهل بيتن جو جيڪو امام آهي
أَنْ حَسَنِ مَرْتَضِي تي صلواتون سلام	سيد الشهداء کان ٿيو راضي نبي
أَنْ جِي نِسْبَتِ عَلِيّ تي صلواتون سلام	صالحن، صديقن ۽ شهيدن مٿي
أَنْ جِي خِدْمَتِ عَلِيّ تي صلواتون سلام	عبد ڪي عَرَبِي جِي هي غلامِي ملي

علامه عبدالوحيد جان "عبد" سرهندي عفي عنه

۲۹ ربيع الاول ۱۳۱۷ھ از لنڊن سائينداد